عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

ہفت روزہ ختم نبوۃ

INTERNATIONAL URDU WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT KARACHI PAKISTAN

جلد:۲۱ | ۱۳تا۱۹/ ربیع الاول ۱۴۲۴ھ بمطابق ۱۶تا۲۲/ مئی ۲۰۰۳ء | شمارہ:۵۱

عشق نبوی کا حیرت انگیز مظاہرہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ایک جائزہ

حیات و نزول عیسیٰ علیہ السلام اور احادیث صحیحہ

بعض حسنی النسب اکابر و مشائخ کا تذکرہ

ارشادات و ملفوظات

Email: editorkn@yahoo.com

Website: http://www.khatme-nubuwwat.org

مسجد سے قرآن گھر لے جانے کا حکم:

س:…… ہماری مسجد میں ۴۰۰ قرآن ہیں' پڑھنے والے یومیہ صرف ۱۳ آدمی ہوتے ہیں۔ رمضان میں لوگ نئے قرآن لاکر رکھ دیتے ہیں' الماری میں جگہ نہیں ہوتی' لہٰذا پچھلے سال کے قرآن بوری میں ڈال دیتے ہیں تاکہ سمندر میں ڈال دیا جائے' ہر مسجد میں کم و بیش یہی حال ہے۔ قرآن ضرورت سے زائد ہیں۔ ان کو بوری میں ڈالنے کے بجائے اگر لوگوں کے گھروں میں تقسیم کردیئے جائیں تو لوگ منع کرتے ہیں کہ مسجد کا مال آپ گھروں میں کیوں تقسیم کرتے ہیں؟ سوال یہ ہے کہ کیا ہم مسجد سے قرآن اٹھا کر لوگوں میں تقسیم کرسکتے ہیں تاکہ بوری میں ڈالنے اور ضائع ہوجانے سے بچ جائیں؟ جب کہ یہ قرآن مکمل محفوظ ہوتے ہیں؟

ج:…… جو قرآن مجید مسجد کی ضرورت سے زائد ہیں' باہر چھوٹے دیہات میں بھجوادیئے جائیں جہاں قرآن مجید کی کمی ہوتی ہے۔

تاریخی روایات کی شرعی حیثیت:

س:…… اسلامی تعلیمات اور قرآن وسنت میں کسی بھی مسئلہ کے حل کے لئے نگاہیں آپ ہی کی طرف اٹھتی ہیں کیونکہ آپ کے عقائد قرآن اور حدیث سے سرمو متجاوز نہیں ہیں۔ آپ کی خدمت میں ایک اخبار کا تراشا بھیج رہا ہوں۔ امید ہے کہ آپ اپنے بے پایاں مصروف شیڈول میں سے وقت نکال کر اس کو پڑھیں گے اور اس خاکسار کی الجھن کو رفع کریں گے' گو کہ اس تراشے میں کوئی ایسی بات نہیں جو میرے ایمان اور عقائد پر کوئی اثر ڈال رہی ہو مگر جب بھی نگاہ اس طرح کے مضامین پر پڑتی ہے جس سے یہ شبہ پیدا ہوتا ہے کہ مضمون نگار کے پاس یہ معلومات کہاں سے آئی ہیں؟ تو شدید الجھن پیدا ہوجاتی ہے۔

محترم مولانا! ہم کم علم لوگ' یہ خاص طور پر میں اپنے آپ کے لئے کہہ رہا ہوں' ہم لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ اسلامی تعلیمات اور معلومات جس میں اس کائنات سے لے کر ایمان و عقائد کے جملہ مسائل موجود ہیں' کا منبع قرآن اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات ہیں۔ اگر کوئی مضمون نگار کوئی ایسی بات لکھتا ہے جو قرآن سے ثابت نہ ہو اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ کرامؓ کو نہ بتائی ہو' اس کی صحت تسلیم کرنے میں دل بہت لیت و لعل سے کام لیتا ہے۔ میں یہ نہیں کہوں گا کہ اس مضمون میں مضمون نگار نے غلط باتیں لکھی ہیں' مگر تھوڑا بہت جو قرآن کا مطالعہ کیا ہے اور احادیث اور ان کی تشریحات پڑھی ہیں' اس پر یہ مضمون فٹ نہیں ہوتا' ہوسکتا ہے کہ الجھن اور غلط فہمی محض میری جہالت کی وجہ سے ہو' اس لئے معاملہ آپ کی طرف لوٹاتا ہوں۔ براہ مہربانی وضاحت کیجئے کہ مضمون نگار نے جو کچھ اس مضمون میں لکھا ہے' اس کا ماخذ اور منبع کیا ہے؟ اور اگر یہ باتیں صحیح ہیں تو اس کی صحت کی سند کیا ہے؟ اور اگر غلط ہیں تو براہ مہربانی بے لاگ تبصرہ فرمادیجئے' شکریہ۔

ج:…… آپ کی فرمائش پر میں نے منسلکہ مضمون کو پڑھا' اس پر کچھ روایات ہیں اور کچھ مضمون نگار کے اخذ کردہ نتائج اور قیاسات ہیں۔ تاریخی روایات بعض صحابہؓ و تابعینؒ سے مروی ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول نہیں بہرحال مضمون نگار نے جو اقوال نقل کئے ہیں وہ تفسیر ابن جریر اور کتب تفسیر میں موجود ہیں۔ ان روایات و اقوال کی حیثیت محض ایک تاریخی واقعہ کی ہے۔ جس کا عقیدہ و عمل سے کوئی تعلق نہیں اور تاریخی روایات پر صحت سند کا بھی زیادہ اونچا معیار برقرار نہیں رہتا' لہٰذا ان کو بس اسی حیثیت سے نقل کیا جائے۔ نہ صحت سند کی ضمانت دی جاسکتی ہے۔ (الا ماشاء اللہ) نہ ان کے تسلیم کرنے پر کسی کو مجبور کیا جاسکتا ہے۔ اور نہ ان پر کسی عقیدے یا عمل کی بنیاد ہی رکھی جاسکتی ہے۔ یہ اصول نہ صرف زیر بحث روایات ہی سے متعلق ہے' بلکہ تمام تاریخی روایات سے متعلق ہے۔ اس کو اچھی طرح سمجھ لینا ضروری ہے۔ قرآن و حدیث تمام علوم کا سرچشمہ ہے لیکن قرآن تاریخ کی کتاب نہیں' جس پر تاریخی واقعات کو مفصل و مرتب شکل میں بیان کرنے کا التزام کیا گیا ہو' اسی طرح احادیث شریف کو سمجھنا چاہئے' اگر کوئی واقعہ قرآن کریم میں ذکر کیا گیا ہے یا حدیث صحیح میں وارد ہوا ہے تو اس کا ماننا ضروری ہے' ورنہ ترد و قبول دونوں کی گنجائش ہے۔

مضمون نگار نے ''اول بیت وضع للناس'' کی جو تشریح کی ہے' اس میں حدود سے تجاوز ہے۔ حالانکہ اس کے مضمون کا مرکز و ماخذ تفسیر بغوی ہے اور اس پر اس جملہ کی تفسیر میں متعدد اقوال نقل کئے ہیں۔ اسی طرح مصنف کے بعض قیاسات بھی محل نظر ہیں' جن کی تفصیل کی نہ فرصت ہے نہ ضرورت ہے۔

http://www.khatme-nubuwwat.org

ہفت روزہ ختم نبوۃ

سرپرست اعلیٰ
حضرت خواجہ خان محمد مدظلہ

سرپرست
حضرت سید نفیس الحسینی دامت برکاتہم

مدیر اعلیٰ
مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری

نائب مدیر اعلیٰ
مولانا محمد اکرم طوفانی

مدیر
مولانا اللہ وسایا

جلد:۲۱ | ۱۳ تا ۱۹/ربیع الاول ۱۴۲۴ھ بمطابق ۱۶ تا ۲۲/مئی ۲۰۰۳ء | شمارہ:۵۱

بیاد

یرِ شریعت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ
یبِ پاکستان قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ
باہدِ اسلام حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ
ناظرِ اسلام حضرت مولانا لال حسین اخترؒ
محدث العصر مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ
تِح قادیان حضرت اقدس مولانا محمد حیاتؒ
رِ اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ
مِ اہل سنت حضرت مولانا مفتی احمد الرحمٰنؒ
حضرت مولانا محمد شریف جالندھریؒ
مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمودؒ

مجلسِ ادارت

مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر
مولانا عبدالرحیم اشعر
علامہ احمد میاں حمادی
مولانا نذیر احمد تونسوی
مولانا منظور احمد الحسینی
مولانا سعید احمد جلال پوری
صاحبزادہ طارق محمود
مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی

سید اطہر عظیم
سرکولیشن منیجر: محمد انور رانا
ناظم مالیات: جمال عبدالناصر شاہد
قانونی مشیران: حشمت حبیب ایڈووکیٹ منظور احمد میو ایڈووکیٹ
ٹائٹل ڈیزائن: محمد ارشد خرم، محمد فیصل عرفان

اس شمارے میں

اداریہ	4
عشق نبوی ﷺ کا حیرت انگیز مظاہرہ (مولانا محمد اکرم طوفانی)	6
حیات ونزول عیسیٰ علیہ السلام اور احادیث صحیحہ (مولانا محمد حفظ الرحمٰن سیوہاروی)	8
عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت......ایک جائزہ (مفتی محمد جمیل خان)	13
ارشادات وملفوظات (مولانا مشتاق احمد)	15
بعض حسنی النسب اکابر ومشائخ کا تذکرہ (اطہر عظیم)	17
اخبار عالم پر ایک نظر	24

زرتعاون اندرون ملک

فی شمارہ: ۷ روپے
ششماہی: ۱۷۵ روپے سالانہ: ۳۵۰ روپے
چیک ڈرافٹ بنام ہفت روزہ ختم نبوت
اکاؤنٹ نمبر 363-8 اور اکاؤنٹ نمبر 927-2
الائیڈ بینک بنوری ٹاؤن برانچ کراچی پاکستان ارسال کریں

زرتعاون بیرون ملک

یکہ، کینیڈا، آسٹریلیا: ۹۰ ڈالر
پ، افریقہ: ۷۰ ڈالر
دی عرب، متحدہ عرب امارات، بھارت،
ق وسطیٰ، ایشیائی ممالک: ۱۶۰ امریکی ڈالر

لندن آفس:
35,Stockwell Green,
London, SW9 9HZ U.K.
Ph: 0207-737-8199

مرکزی دفتر: حضوری باغ روڈ، ملتان
فون: ۵۱۴۱۲۲۔۵۸۳۴۸۶ فیکس: ۵۴۲۲۷۷
Hazoori Bagh Road, Multan.
Ph: 583486-514122 Fax: 542277

رابطہ دفتر: جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ)
ناح روڈ کراچی۔ فون: ۷۷۸۰۳۳۷ فیکس: ۷۷۸۰۳۴۰
Jama Masjid Bab-ur-Rehmat (T
Old Numaish M.A. Jinnah Road, K
Ph: 7780337 Fax:7780340

ناشر: عزیز الرحمٰن جالندھری طابع: سید شاہد حسن مطبع: القادر پرنٹنگ پریس مقام اشاعت: جامع مسجد باب الرحمت ایم اے جناح روڈ کراچی

ختم نبوة

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اداریہ

اسٹیٹ ڈیپارٹمنٹ کی رپورٹ (۴)

امریکی اسٹیٹ ڈیپارٹمنٹ کی رپورٹ میں ایک اعتراض یہ کیا گیا ہے کہ قادیانیوں کو حج میں شریک ہونے سے روک دیا گیا ہے۔ یہاں ہم خود کچھ کہنے سے قبل قادیانیوں کے سابق سربراہ اوران کے خودساختہ مسیح موعود کے بیٹے مرزا بشیر الدین محمود کی عبارات نقل کرنا زیادہ پسند کرتے ہیں' موصوف اپنے سالانہ جلسے کو ''حج'' قرار دیتے ہوئے کہتے ہیں کہ:

''حضرت مسیح موعود علیہ السلام (مرزا غلام احمد قادیانی) نے یہاں (یعنی سالانہ جلسے میں) آنے کو حج قرار دیا ہے۔''

(روزنامہ الفضل قادیان مورخہ ۵/جنوری ۱۹۳۳ء)

''ہمارا جلسہ بھی حج کی طرح ہے...... کیونکہ حج کا مقام ایسے لوگوں کے قبضے میں ہے جو احمدیوں کو قتل کر دینا بھی جائز سمجھتے ہیں' اس لئے خدائے تعالیٰ نے قادیان کو اس کام (یعنی حج) کے لئے مقرر کیا ہے۔''

(خطبہ جمعہ مندرجہ برکات خلافت مجموعہ تقاریر مرزا بشیر الدین محمود جلسہ سالانہ ۱۹۱۴ء)

ان تحریروں سے معلوم ہوا کہ قادیانیوں کے نزدیک اپنے سالانہ جلسے میں شرکت کرنا ہی دراصل حج کرنا ہے اور اسی وجہ سے وہ حج کرنے مکہ مکرمہ نہیں جاتے۔ ان شواہد کی موجودگی میں یہ الزام عائد کرنا کہ قادیانیوں کو حج میں شریک ہونے سے روک دیا گیا ہے' ایک ایسا سفید جھوٹ ہے جس کی کوئی نظیر پیش نہیں کی جاسکتی۔ بھلا بتایئے کہ جب قادیانی خود ہی حج میں شریک نہیں ہوتے بلکہ لندن میں سالانہ جلسہ کے نام پر ''حج'' کر لیتے ہیں تو ان کے مکہ مکرمہ حج کے لئے نہ آنے کا الزام مسلمانوں کو دینا کس قدر لغو ہے۔ دوسری طرف حج میں شرکت سے روکنے کا یہ الزام حکومت پاکستان اور حکومت سعودی عرب پر بھی عائد کیا گیا ہے کیونکہ ان دونوں حکومتوں کی اجازت کے بغیر کسی کو حج میں شریک ہونے سے نہیں روکا جاسکتا۔ اب یہ فریضہ ان دونوں حکومتوں پر عائد ہوتا ہے کہ وہ امریکی محکمہ خارجہ کے ان پر لگائے گئے اس الزام کی وضاحت کریں اور حقیقت حال واضح کریں کہ قادیانیوں سمیت کسی غیر مسلم اقلیت کو حج تو کجا مقامات مقدسہ میں داخلے کی اسلام نے اجازت نہیں دی اور دوسری طرف قادیانیوں نے خود بھی حج میں شرکت سے کنارہ کشی اختیار کر رکھی ہے۔

ایک اعتراض یہ کیا گیا ہے کہ بعض مشہور اخبارات قادیانیوں کی سازشوں کی خبریں شائع کرتے ہیں جس سے معاشرہ میں قادیانی مخالف جذبات پھیلتے ہیں۔ یہ درحقیقت آزادی صحافت اور آزادی اظہار کو روکنے کا ایک طریقہ ہے کہ پاکستانی اخبارات کو بالواسطہ طور پر یہ دھمکی دی جارہی ہے کہ وہ قادیانیوں کے خلاف خبریں چھاپنا اور قادیانیوں کی سازشوں کو منظر عام پر لانا بند کردیں کیونکہ اس سے قادیانیوں کے اصل کرتوت اور عزائم لوگوں کے سامنے آرہے ہیں جس کی وجہ سے عوام الناس قادیانیوں سے متنفر ہورہے ہیں' جو کسی طور امریکہ اور یورپ کے مفاد میں نہیں ہے۔ اخبارات کو تو جو خبر ملتی ہے وہ اسے من وعن شائع کرنے کے پابند ہیں۔ اگر امریکی محکمہ خارجہ کو ان خبروں کی اشاعت پر اتنی ہی تکلیف ہے تو وہ قادیانیوں کو اس کا پابند کیوں نہیں بنالیتا کہ وہ سازشیں کرنا چھوڑ دیں تاکہ ان کے خلاف کوئی خبر شائع ہی نہ ہوسکے۔ جب تک روئے زمین پر قادیانی موجود ہیں' اس وقت تک تو ان کے کرتوت منظر عام پر آتے رہیں گے۔ اگر ذرائع ابلاغ پر ان کرتوتوں کو منظر عام پر لانے پر پابندی عائد کی جائے گی تو یہ کرتوت دیگر ذرائع سے منظر عام پر آجائیں گے۔ بہرحال اخبارات پر یہ تہمت رکھنا سراسر غلط ہے۔

اسٹیٹ ڈیپارٹمنٹ کا کہنا ہے کہ قادیانیوں اور ان کے اداروں کو اکثر وبیشتر مذہبی تعصب اور عدم رواداری کا نشانہ بنایا جاتا ہے اور یہ سب کچھ مذہبی

ختم نبوۃ

شدت پسندوں کی شہ پر ہوتا ہے۔ رپورٹ میں اسٹیٹ ڈیپارٹمنٹ نے اس کی تفصیل نہیں دی کہ ''اکثر و بیشتر'' یہ کہاں ہوتا ہے؟ یہ مبہم الزام اپنے پہلو میں کوئی حقائق نہیں رکھتا۔ پاکستان میں قادیانیوں کو سول بیوروکریسی میں اعلیٰ ترین عہدوں سے نوازا جاتا رہا ہے اور اس وقت بھی متعدد کلیدی عہدوں پر قادیانی یا ان کے ہمنوا قابض ہیں۔ مذہبی عناصر سے ان لوگوں کو خدا واسطے کا بیر ہے' اس لئے اپنے ذرائع سے امریکی اسٹیٹ ڈیپارٹمنٹ کے زعماء کو غلط معلومات فراہم کر کے انہوں نے یہ سب کچھ لکھوایا ہے ورنہ پاکستان جیسی مذہبی رواداری تو نہ امریکہ میں پائی جاتی ہے اور نہ یورپ کے کسی اور ملک میں بلکہ ان ممالک میں تو کسی کا مسلمان ہونا ہی اس پر کلیدی عہدوں تک پہنچنے کے تمام راستے بند کرنے کے لئے کافی ہے' اور یہ سب کچھ امریکہ اور یورپ کے مذہبی شدت پسندوں کے ایما پر کیا جاتا ہے۔ پاکستان پر بے سروپا الزامات عائد کرنے سے پہلے امریکہ اور یورپ کو اپنے گریبان میں جھانکنا چاہئے۔ مسلمانوں کے تمام اداروں کے بینک اکاؤنٹ امریکہ اور یورپ میں منجمد کر دیئے گئے۔ کیا یہ مذہبی شدت پسندی کا شاخسانہ نہیں؟

امریکی محکمہ خارجہ نے قادیانی لیڈروں کے اس الزام کا تذکرہ کیا ہے کہ جنگجو ملاؤں اور ان کے پیروکاروں نے قادیانیوں کے ''اکثریتی آبادی والے شہر'' اور ان کے روحانی مرکز چناب نگر کی سڑکوں پر مارچ کرتے ہوئے ان کی اور ان کے مذہبی پیشوا کی مذمت کی ہے' جس کے نتیجے میں تشدد ہوا لیکن پولیس نے اس تشدد کے خاتمے کے لئے کوئی مداخلت نہیں کی۔ یہاں بھی کوئی تفصیل ذکر نہیں کی گئی' نہ ہی کوئی واقعہ ذکر کیا گیا۔ یہ ایک عجیب و غریب الزام ہے۔ ایک آسان قاعدہ ہے کہ اکثریت' اقلیت پر ظلم ڈھا سکتی ہے لیکن اقلیت' اکثریت پر ظلم نہیں ڈھا سکتی۔ اس قاعدہ کی روشنی میں دیکھئے تو حقائق آپ کے سامنے آجائیں گے کہ دراصل ظلم و تشدد تو چناب نگر میں ''اکثریتی آبادی والے'' قادیانی کرتے ہیں' جس کا تذکرہ آپ گزشتہ شماروں کے اداریئے میں پڑھتے رہے ہیں' لیکن اپنے ظلم و تشدد کو چھپانے کے لئے قادیانی مسلمانوں پر یہ الزام عائد کر دیتے ہیں کہ مسلمان ان پر تشدد کرتے ہیں اور ان کے ''اکثریتی آبادی والے شہر'' میں ان کی مذمت کرتے ہیں۔ اسے کہتے ہیں الٹا چور کوتوال کو ڈانٹے!

امریکی محکمہ خارجہ کا اگلا الزام بھی اس سے ملتا جلتا ہے کہ قادیانیوں کو ہراساں کئے جانے اور مذہبی بنیاد پر امتیاز برتے جانے کا سامنا ہے۔ سب سے بڑا ''مذہبی امتیاز'' تو قادیانیوں کے ساتھ اس وقت برتا گیا جب ظفر اللہ قادیانی کو پاکستان کا وزیر خارجہ بنایا گیا' دوسرا امتیاز اس وقت برتا گیا جب ایم ایم احمد کو پاکستان کا سب سے بڑا عہدہ ملا' ایک مذہبی امتیاز ان کے ساتھ یہ برتا گیا ہے کہ ان کی ننھی منی تعداد کے تناسب کے برخلاف انہیں ''صرف ۵۰۸'' اعلیٰ ترین حکومتی عہدے دیئے گئے ہیں' اور اس طرح انہیں ''ہراساں کرنے'' کی پوری کوشش کی گئی ہے۔ امریکیوں کو کچھ عقل کے ناخن بھی لینے چاہئیں۔

اگلا الزام اسی کا تتمہ ہے کہ قادیانیوں پر سرکاری ملازمتوں کے اعلیٰ عہدوں پر ترقیوں کے امکانات ''بہت کم'' ہیں اور صرف اس افواہ سے کہ فلاں شخص یا اس کے عزیز و اقارب قادیانی ہیں' اس شخص پر ملازمت یا ترقی کے امکانات بند ہو جاتے ہیں۔ ہم یہاں بصد ادب یہ پوچھنے کی جسارت کریں گے کہ جب اعلیٰ عہدوں پر ترقی کے امکانات ''بہت کم'' ہونے پر اعلیٰ ترین سرکاری عہدوں پر قادیانیوں کی تعداد ۵۰۸ ہے تو اگر خدانخواستہ امکانات ''پورے'' ہوتے تو شاید ملک کے صدر' وزیر اعظم اور تمام وفاقی وزراء اور مشیروں سمیت تمام اعلیٰ سرکاری افسران قادیانی ہوتے اور کوئی سرکاری افسر ایسا نہ ہوتا جو قادیانی نہ ہو۔ کیا امریکی حکام یہی چاہتے ہیں کہ پاکستان میں تمام سرکاری افسران قادیانی ہوں؟ اور مسلمانوں' عیسائیوں اور دیگر اقلیتوں کی کوئی نمائندگی نہ ہو؟ مزید برآں بے شمار افسران کے بارے میں یہ افواہیں ہیں کہ وہ قادیانی ہیں یا ان کے عزیز و اقارب قادیانی ہیں' لیکن آج تک نہ تو انہیں ملازمت سے فارغ کیا گیا اور نہ ہی ان پر ترقی کے دروازے بند ہوئے۔ یہی صورتحال نئے بھرتی ہونے والے قادیانیوں کے بارے میں ہے بلکہ مسلمانوں کو تو یہ شکوہ ہے کہ جن اشخاص کے بارے میں صرف یہ افواہ ہی ہو کہ وہ خود یا ان کے عزیز و اقارب قادیانی ہیں' انہیں فوراً نہ صرف یہ کہ نوکری دیدی جاتی ہیں بلکہ ان پر ترقی کے تمام دروازے بھی کھل جاتے ہیں اور انہیں غیر قانونی مراعات بھی فراہم کی جاتی ہیں اور اس کے لئے مسلمانوں کے حقوق پر ڈاکہ ڈالنے سے بھی گریز نہیں کیا جاتا۔

(جاری ہے)

عشقِ نبویؐ کا حیرت انگیز مظاہرہ

ایسے نادر واقعات جو ناقابل فراموش اور عبرت انگیز بھی ہیں' ہزاروں کی تعداد میں اسلامی تاریخ کے صفحات میں بکھرے ہوئے ہیں اور یہ وہ واقعات ہیں جن میں ہر صحابی نے حضورﷺ سے محبت کا مظاہرہ کرتے ہوئے آپ ﷺ کی ذات ہی کو ترجیح دی اور میں یہ عرض کرتا رہوں گا کہ ایمان کی تکمیل یا اگر کوئی آدمی' کوئی مفتی' مجھ پر فتویٰ نہ لگائے تو میں یہ کہنے میں حق بجانب ہوں کہ ایمان کی بنیاد ہی محبت رسولﷺ یعنی حضورﷺ کی ذات اور اوصاف کو دنیا کی ہر چیز پر ترجیح دینا اور مقدم کرنا ہے' بغیر ترجیحات کے محبت کا دعویٰ صرف الفاظ ہی ہوں گے' جو معانی سے خالی ہوں گے۔ چنانچہ مندرجہ ذیل واقعہ اس پر شاہد ہے اور معیار بھی ہے' نتیجہ خود نکال لیں کہ آج محمدﷺ کے باغی اور گستاخ قادیانی صرف اس لئے ہی دندناتے پھر رہے ہیں کہ مسلمانوں کی اکثریت حضورﷺ سے محبت کا دعویٰ تو کرتی ہے لیکن حضورﷺ کی ذات کو ترجیح نہیں دیتی۔ قادیانیوں کے ساتھ کھانا پینا' ان سے تعلقات' تکلم و گفتگو ہی مسلمانوں کی تباہی اور بربادی کا سبب ہے۔ سچ تو یہ ہے کہ قادیانیوں کا کفر پر مضبوط رہنا اور پھر اپنی ارتدادی تحریک کو جاری رکھنا' اس کی ذمہ داری بھی قیامت کے دن ان مسلمانوں پر عائد ہوگی جو ان کے ساتھ روابط رکھ کر ان کو یہ تاثر دے رہے ہیں کہ ہمارے نزدیک تمہارا یہ جرم قابل نفرت نہیں ہے کہ تم حضورﷺ کی شان میں گستاخی کے ذریعہ توہین رسالت کے مرتکب ہوتے ہو۔ اب میں ایک واقعہ سپرد قلم کر رہا ہوں'

مولانا محمد اکرم طوفانی

اس کو غور سے پڑھیں تاکہ حضورﷺ سے عشق و محبت کی سلامتی کی راہ متعین کرنے میں آسانی ہو۔ جنگ بدر اور جنگ احد کے بعد کفار کے دلوں میں انتقام کی آگ نے زور پکڑا اور وہ ایسے مواقع کی تلاش میں رہنے لگے کہ کسی طرح حضرت محمدﷺ کو تکلیف پہنچا کر ان کو کمزور کر دیا جائے اور اپنے انتقام کی آگ ٹھنڈی کی جائے۔ اسی بنا پر کفار نے قارہ کے چند آدمیوں کو حضورﷺ کی خدمت میں روانہ کیا اور درخواست گزاری کہ آپ اگر چند صحابہ مبلغ اسلام ہمارے پاس روانہ کر دیں تو ہمارے تمام قبیلے مسلمان ہو جائیں گے۔ حضورﷺ ایسے مواقع کو غنیمت سمجھتے تھے کہ کسی بھی طرح اللہ کے یہ بھولے ہوئے بندے سیدھی راہ پر آ جائیں۔ حضورﷺ نے حضرت عاصم بن ثابتؓ کی امارت میں آٹھ دس بزرگ صحابہ ان کے ساتھ روانہ کر دیئے۔ ان فرشتہ سیرت انسانوں کا یہ قافلہ کفار کے ساتھ مدینہ سے روانہ ہوا' جب کچھ منزلیں طے کرنے کے بعد ایک گھاٹی کے قریب پہنچے تو وہاں کفار کے دو سو مسلح بے ایمان اس معصوم تبلیغی وفد کو تہ تیغ کرنے کے لئے انتظار میں تھے' انہوں نے ان مسلمانوں پر یلغار شروع کر دی۔ آخر ان مسلمانوں نے جب دیکھا کہ ہمارے ساتھ دھوکہ ہوا ہے تو ان نو دس آدمیوں نے بھی اپنی تلواریں نیام سے نکال لیں اور مقابلہ میں ڈٹ گئے اور مردانہ وار مقابلہ کیا۔ آٹھ صحابہ تو لڑتے لڑتے شہید ہو گئے (رضی اللہ عنہم اجمعین) اور دو صحابہ حضرت خبیب ابن عدی اور زید ابن دثنہ رضی اللہ عنہما کو گرفتار کر لیا گیا اور سفیان ہزلی ان کو مکہ لے آیا اور مکہ کے درندہ صفت کافروں کے ہاتھ انہیں فروخت کر دیا۔ ان دونوں بزرگ صحابہ کو

حارث کے گھر ٹھہرایا گیا اور حارث کو حکم دے دیا گیا کہ ان کو زیادہ تر بھوکا اور پیاسا رکھنا ہے تاکہ یہ کمزور ہو جائیں۔ یہ اللہ کے ولی اسی طرح مصائب برداشت کرتے رہے اور آخر کار کفار مکہ کی کابینہ نے فیصلہ دے دیا کہ ان دونوں کو پھانسی دی دی جائے' کھلے میدان میں پھانسی کے لئے ایک مضبوط ستون نصب کیا گیا' جہاں ان دو بزرگوں کو پھانسی دی جانی تھی اور سچ پوچھئے تو وہ ستون بھی اپنی بے بسی کی داستان اور آنکھوں سے خون کے آنسو اور بے بسی کی داستان زبان حال سے سنا رہا تھا کہ ظالمو! ان پاکبازوں کو کس جرم کی پاداش میں ظلم کا نشانہ بنا رہے ہو؟ آپ اندازہ لگائیں کہ ایک طرف مکہ کے تمام کفار اور دوسری طرف صرف دو پاکباز انسان' جن کے ہاتھ نہ صرف خالی بلکہ رسیوں سے جکڑے ہوئے ہیں اور وہ بے بس ہیں لیکن ان دونوں سے پورا مکہ کا کفر کانپ رہا تھا' میدان پھانسی میں ان حضرات کو لے جانے سے پہلے خوب اہتمام کیا جاتا ہے اور کئی کفار مسلح کر کے وہاں متعین کئے جاتے ہیں' کسی کے ہاتھ میں تلوار' کسی کے ہاتھ میں نیزہ اور کسی کے ہاتھ میں تیر کمان۔ یہ رعب ڈالنے کے لئے کھڑے کر دیئے جاتے ہیں کہ یہ بے بس مسافر اور غیر مسلح اصحاب ہم کو دیکھ کر گھبرا جائیں اور شاید کہ دامن مصطفی (ﷺ) سے اپنا ہاتھ کھینچ لیں' لیکن جن کی محبت کا معیار ہی حضور ﷺ کی ذات ہو اور آپ کے اوصاف حمیدہ کو دنیا کی ہر چیز پر ترجیح دیتے ہوں' ان پر دنیاوی رعب وجلال کا کیا اثر ہو سکتا تھا؟ یہ مجاہد' اللہ کے پاکیزہ بندے بڑے ہی وقار اور متانت کے ساتھ میدان پھانسی میں داخل ہوئے اور ان کے تمام جعلی رعب وجلال کو مچھر کے پر کے برابر بھی اہمیت نہ دی' ایک کافر خبیبؓ سے مخاطب ہوتا ہے کہ اے خبیب! ہمیں تمہاری جوانی پر ترس آ رہا ہے' اب بھی دین اسلام کو چھوڑ دو تو تمہیں بڑی عزت کے ساتھ صلیب کے میدان سے لے جایا جا سکتا ہے۔ حضرت خبیبؓ اس کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا کہ اسلام ہی نہ رہے تو جان بچانے کا کیا فائدہ! مجمع یہ جواب سن کر حیران ہو گیا اور تمام کفار دم بخود رہ گئے۔ ایک سوال یہ کیا کہ کوئی خواہش ہے تو اس کا اظہار کر دیں' پوری کی جائے گی؟ فرمایا کہ کوئی آرزو نہیں' صرف دو رکعت نماز پڑھنے کو جی چاہتا ہے' کفار نے اجازت دے دی' آپ نے جلدی سے دو رکعت نماز پڑھی اور فارغ ہو گئے تاکہ کفار یہ گمان نہ کریں کہ موت کے ڈر سے لمبے لمبے سجدے کر رہے ہیں' نماز سے فارغ ہو کر یہ مرد مجاہد صلیب کے نیچے کھڑا ہو گیا' پھر وہی ہوا جو اس قسم کے ظالم لوگ کیا کرتے ہیں' ہر طرف سے پتھروں اور تیروں کی بارش شروع ہو جاتی ہے' جس کے ہاتھ جو آتا ہے' وہ اس ان پاک دامن مجاہدین کو نشانہ بناتا ہے۔ ایک ظالم اور پتھر دل والا منحوس انسان حضرت خبیبؓ کے جگر کو چھیدنا شروع کرتا ہے اور سوال کرتا ہے کہ کیا اب تم یہ پسند کرتے ہو کہ اب اس جگہ جہاں تمہیں مصائب وآلام سے دوچار کیا جا رہا ہے اور تمہارے جسم کو چھلنی کیا جا رہا ہے' اس جگہ محمد ﷺ پھنس جائیں اور تم خود چھوٹ جاؤ؟ حضرت خبیبؓ نے نہایت جوش سے جواب دیا کہ ظالمو! تم مجھ سے ایسے منحوس الفاظ ادا کرنے کی توقع رکھتے ہو' میں تو اس قدر بھی گوارا نہیں کرتا اور اس کا تصور بھی حرام سمجھتا ہوں کہ حضرت محمد ﷺ مدینے کی گلیوں میں قدم رنجا فرمائیں اور ان کے تلووں میں معمولی سا کانٹا بھی لگ جائے۔ یہی میں عرض کرتا ہوں کہ حضور ﷺ سے محبت کا مفہوم حضور ﷺ کی ذات گرامی کو ترجیح دینے ہی کا نام ہے' جو آپ حضرت خبیبؓ کے جواب میں چودھویں کے چاند کی طرح روشن اور واضح دیکھ سکتے ہیں۔ حضرت خبیبؓ نے چند اشعار کہنے کے بعد جان' جان آفریں کے سپرد کرنے سے پہلے یہ دعائیہ جملے پڑھے: اے اللہ! ہم نے تیرے رسول کے احکامات ان لوگوں تک پہنچائے' اب تو اپنے رسول کو ہماری اور ان قبیح افعال کی خبر پہنچا دے۔ اس دعا کے بعد مرد مجاہد کے جسم سے خون کے آخری قطرے بھی نچڑ گئے اور روح جسم سے پرواز کر گئی۔ ان کی خبر جب آقا کو پہنچی تو آپ ﷺ اکثر ان کو یاد کر کے رویا کرتے تھے' اور ان بے ایمانوں کو بددعا دیا کرتے تھے۔ یہ تھے حضرت خبیبؓ جنہوں نے اپنی جان کا نذرانہ تو پیش کر دیا' لیکن غور کریں کہ کس طرح حضور ﷺ کی ذات کو ترجیح دیتے ہیں' کاش کہ ہم مسلمان حضور ﷺ کی ذات کے لئے ہی قادیانیوں سے لین دین اور سلام ختم کر دیتے۔

☆☆..........☆☆

ختم نبوۃ

عیسیٰ علیہ السلام کا رفع الی السماء — قسط نمبر ۹

حیات و نزول عیسیٰ علیہ السلام اور احادیث صحیحہ

مولانا محمد حفظ الرحمٰن سیوہاروی

قرآن عزیز نے جس معجزانہ اختصار کے ساتھ حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) کے رفع سماوی' حیات امروز اور علامت قیامت بن کر نزول من السماء کے متعلق تصریحات کی ہیں' صحیح ذخیرۂ احادیث نبوی میں ان آیات ہی کی تفصیلات بیان کر کے ان حقائق کو روشن کیا گیا ہے۔ چنانچہ امام حدیث بخاریؒ اور مسلمؒ نے صحیحین (صحیح بخاری' صحیح مسلم) میں حضرت ابوہریرہ (رضی اللہ عنہ) سے یہ روایت متعدد طریقہ ہائے سند سے نقل کی ہے:

۱:......"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے! ضرور وہ وقت آنے والا ہے کہ تم میں عیسیٰ بن مریم حاکم' عادل بن کر اتریں گے وہ صلیب کو توڑیں گے اور خنزیر کو قتل کریں گے (یعنی موجودہ عیسائیت کو مٹائیں گے) اور جزیہ اٹھا دیں گے (یعنی نشان الٰہی کے مشاہدہ کے بعد اسلام کے سوا کچھ بھی قبول نہیں ہوگا اور اسلامی احکام میں بارشاد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جزیہ کا حکم اسی وقت تک کے لئے ہے) اور مال کی اس درجہ کثرت ہوگی کہ کوئی اس کو قبول کرنے والا نہیں ملے گا اور خدا کے سامنے ایک سجدہ دنیا و مافیہا سے زیادہ قیمت رکھے گا (یعنی مالی کثرت کی وجہ سے خیرات و صدقات کے مقابلہ میں عبادت نافلہ کی اہمیت بڑھ جائے گی) پھر ابوہریرہؓ نے فرمایا: اگر تم (قرآن سے اس کا استشہاد) چاہو تو یہ آیت پڑھو: "وان من اھل الکتاب " (الایہ) اور کوئی اہل کتاب میں سے نہ ہوگا مگر (عیسیٰ کی) موت سے پہلے اس پر (عیسیٰ پر) ضرور ایمان لے آئے گا اور وہ (عیسیٰ) قیامت کے دن ان پر گواہ ہوگا۔" (کتاب الانبیاءؑ)

بخاری اور مسلم میں بسند نافع مولیٰ ابوقتادہ انصاری رضی اللہ عنہ' حضرت ابوہریرہؓ سے یہ روایت بھی منقول ہے:

۲:......"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس وقت تمہارا کیا حال ہوگا جب تم میں ابن مریم اتریں گے اور اس حالت میں اتریں گے کہ تم ہی میں سے ایک شخص تمہاری امامت کر رہا ہوگا۔" (کتاب الایمان)

ان دونوں روایات کے علاوہ حضرت ابوہریرہؓ سے متعدد طریقہ ہائے سند سے اور روایات بھی صحیحین' مسند احمد اور سنن ابوداؤدؒ نسائیؒ ترمذیؒ ابن ماجہ میں درج ہیں جو یہی مفہوم و معنی ادا کرتی ہیں' ان میں سے ایک زیادہ مفصل ہے اور مسئلہ زیر بحث کے بعض دوسرے پہلوؤں کو بھی نمایاں کرتی ہے۔ مسند احمد میں ہے:

۳:......"نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمام انبیاءؑ اصول دین میں علاتی بھائیوں کی طرح ہیں' دین سب کا ایک اور فروع دین مختلف' اور میں دوسرے انبیاءؑ کے مقابلہ میں عیسیٰ بن مریم سے زیادہ قریب ہوں' اس لئے کہ ان کے اور میرے درمیان کوئی نبی مبعوث نہیں ہوا اور بلاشبہ وہ کائنات ارضی پر اتریں گے' پس جب تم ان کو دیکھو تو اس حلیہ سے پہچان لینا: میانہ قد' سرخ و سپید رنگ ہوگا' ان کے جسم پر دو سرخی مائل رنگ کی چادریں ہوں گی' ایسا معلوم ہوگا گویا فی الحال غسل کر کے آ رہے ہیں اور سر سے پانی کے قطرے موتی کی طرح ٹپک

ختم نبوۃ

پڑنے والے ہیں' وہ صلیب کو توڑیں گے اور خنزیر کو قتل کریں گے (موجودہ عیسائیت کا خاتمہ کر دیں گے) اور جزیہ اٹھا دیں گے اور لوگوں کو "اسلام" کی دعوت دیں گے اور اللہ تعالیٰ ان کے زمانہ میں تمام ادیان وملل کو مٹا دے گا اور صرف ایک ہی دین "دین اسلام" باقی رہ جائے گا اور اللہ تعالیٰ ان ہی کے زمانہ میں مسیح دجال کو ہلاک کرے گا' پھر کائنات میں "امانت" (امر خیر) جگہ کرلے گی حتی کہ شیر اونٹوں کے ساتھ' چیتے گائے بیلوں کے ساتھ' بھیڑیئے' بکریوں کے ساتھ چرتے نظر آئیں گے اور بچے سانپوں کے ساتھ کھیلیں گے اور ان کو کوئی گزند نہیں پہنچے گا' پس عیسیٰ' چالیس سال اس زمین پر زندہ رہیں گے' پھر وفات پا جائیں گے اور مسلمان ان کے جنازہ کی نماز ادا کریں گے۔"

اور صحیح مسلم میں حضرت ابوہریرہؓ سے ایک طویل حدیث روایت کی گئی ہے' اس میں خروج دجال کا ذکر کرتے ہوئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد مبارک مذکور ہے:

۴:......"پس جب مسلمان ملک شام پہنچیں گے تو دجال کا خروج ہوگا' ابھی مسلمان اس کے مقابلہ میں جنگ کی تیاریاں کر رہے ہوں گے' صفیں درست کرتے ہوں گے کہ نماز کے لئے اقامت ہونے لگے گی۔ اس درمیان میں عیسیٰ بن مریم کا نزول ہوگا اور وہ مسلمانوں کی امامت کا فرض انجام دیں گے۔"

اور صحیح مسلم میں حضرت نواس بن سمعان (رضی اللہ عنہ) سے ایک طویل روایت منقول ہے جس میں یہ مذکور ہے:

"(ابھی دجال ایک مسلمان پر اپنے شیطانی کرشموں کی آزمائش کر ہی رہا ہوگا) کہ اللہ تعالیٰ مسیح بن مریم کو بھیج دے گا وہ جب کائنات ارضی پر اتریں گے تو مسجد دمشق کے مشرقی جانب کے سپید منارہ پر اتریں گے اور ان کے بدن پر (سرخی مائل گہری زرد رنگ کی دو چادریں ہوں گی (یعنی ایک بدن کے اوپر کے حصہ پر اور دوسری زیریں حصۂ بدن پر لپٹی ہوگی) اور دو فرشتوں کے بازوؤں پر سہارا لئے ہوں گے جب سر جھکائیں گے تو سر سے پانی ٹپک پڑنے لگے گا اور جب سر اٹھائیں گے تو پانی کے قطرے موتیوں کی طرح ٹپکیں گے (یعنی غسل کئے آرہے ہوں گے)۔"

اور مختلف طریقہ ہائے سند سے امام احمدؒ نے مسند میں اور ترمذی (رحمہ اللہ) نے سنن میں حضرت مجمع بن حارثہ (رضی اللہ عنہ) سے بسند صحیح یہ روایت کیا ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"ابن مریم' دجال کو باب لد (شہر دمشق کی شہر پناہ کا ایک دروازہ ہے) پر قتل کریں گے۔"

امام ترمذی اس روایت کو نقل کرکے فرماتے ہیں: "ھذا حدیث صحیح" اور اس کے بعد ان حضرات صحابہ کی فہرست شمار کراتے ہیں جن سے نزول عیسیٰ بن مریم اور ان کے ہاتھوں قتل دجال سے متعلق روایت کتب حدیث میں منقول ہیں فرماتے ہیں:

"اور اس باب میں حضرت عمران بن حصین' نافع بن عیینہ' ابو برزہ اسلمی' حذیفہ بن اسید' ابوہریرہ' کیسان' عثمان بن العاص' جابر بن عبداللہ' ابوامامہ باہلی' ابن مسعود' عبداللہ ابن عمرو بن العاص' سمرۃ بن جندب' نواس بن سمعان' عمرو بن عوف' حذیفہ بن الیمان (رضی اللہ عنہم اجمعین) سے بھی روایات منقول ہیں۔" (ترمذی باب نزول عیسیٰ بن مریم)

اور امام احمدؒ نے مسند میں' امام مسلم نے صحیح مسلم میں اور اصحاب سنن نے سنن (ابوداؤد' ترمذی' نسائی' ابن ماجہ) میں' بروایت حضرت حذیفہ بن الاسید' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ روایت نقل کی ہے:

"حضرت حذیفہ فرماتے ہیں: ہم (صحابہؓ) ایک مجلس میں بیٹھے ہوئے قیامت کے متعلق بات چیت کر رہے تھے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بالا خانہ سے جھانکا اور ارشاد فرمایا: قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک تم دس نشان نہ دیکھ لوگے: (۱) آفتاب کا مغرب سے طلوع' (۲) دخان (دھواں) (۳) دابۃ الارض' (۴) خروج یاجوج وماجوج' (۵) عیسیٰ بن مریم کا نزول' (۶) دجال کا خروج' (۷) تین مقامات میں خسوف کا پیش آنا' (زمین میں دھنس جانا) (۸) مشرق میں' مغرب میں اور (۹) جزیرۃ العرب میں' (۱۰) آگ کا قعر عدن سے نکلنا جو لوگوں کو سمیٹ لے

جائے گی اور جب رات کو لوگ آرام کریں گے تو وہ بھی ٹھہر جائے گی اور جب دوپہر کو قیلولہ کریں گے تب بھی وہ ٹھہری رہے گی۔"

اس حدیث میں جن علامات کا ذکر ہے وہ سب تشریح طلب ہیں مگر یہاں ان کی تشریحات بے محل ہیں' اس لئے نظر انداز کر دی گئیں' عام تشریحات کتب تفسیر و حدیث میں اور شاہ رفیع الدین دہلوی نور اللہ مرقدہٗ کے رسالہ "علامات قیامت" میں قابل مطالعہ ہیں۔

اور محدث ابن ابی حاتم نے اور جلیل القدر محدث و مفسر ابن جریر طبریؒ نے بروایت حسن بصری (رحمہ اللہ) بسند صحیح حیات و نزول عیسیٰ بن مریم سے متعلق ایک روایت نقل کی ہے' اس میں ہے:

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہود سے فرمایا: عیسیٰ (علیہ السلام) مرے نہیں اور بلاشبہ وہ قیامت سے پہلے تمہاری جانب لوٹ کر آئیں گے۔"

اسی طرح ابن ابی حاتم اور ابن جریر (رحمہما اللہ) نے سورۂ نساء کی آیات متعلقہ وفد نجران کی تفسیر کرتے ہوئے اصول حدیث کے نقطۂ نظر سے بسند حسن ایک طویل روایت ربیع بن انسؓ سے نقل کی ہے' اس میں بھی بصراحت یہ مذکور ہے:

"فقال لهم النبی صلی الله علیه وسلم الستم تعلمون ان ربنا حی لا یموت وان عیسیٰ یاتی علیه الفناء" (تفسیر ابن جریر ج ۵)

ترجمہ: "نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وفد سے فرمایا: کیا تم نہیں جانتے کہ بلاشبہ ہمارا پروردگار زندہ ہے' جس کے لئے موت نہیں ہے اور بلاشبہ عیسیٰ علیہ السلام کو (موت) سے دوچار ہونا ہوگا۔"

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس جگہ لفظ "یاتی" فرمایا ہے جو مستقبل کے لئے بولا جاتا ہے لفظ "اتی" نہیں فرمایا جو ماضی کے لئے مخصوص ہے۔

اور بیہقی نے "کتاب الاسماء والصفات" میں اور محدث علی متقی گجراتی نے "کنز العمال" میں باسناد حسن و صحیح اس سلسلہ میں جو روایات نقل فرمائی ہیں ان میں نزول عیسیٰ (علیہ السلام) کے ذکر کے ساتھ "من السماء" کا لفظ صراحت سے موجود ہے۔ (کتاب الاسماء والصفات صفحہ ۳۰۱ و کنز العمال ج ۷ ص ۲۶۸)

یہ اور اسی قسم کا کثیر ذخیرہ حدیث ہے جو حیات و نزول عیسیٰ بن مریم پیغمبر بنی اسرائیل (علیہ الصلوٰۃ والسلام) سے متعلق کتب حدیث و تفسیر میں منقول ہے اور جو قوت سند کے لحاظ سے صحیح اور حسن سے کم رتبہ نہیں رکھتا اور باعتبار شہرت و تواتر روایات جن کا یہ حال ہے کہ حسب تصریح امام ترمذی' حافظ حدیث عماد الدین بن کثیرؒ حافظ حدیث ابن حجر عسقلانی' اور دیگر ائمہ حدیث سولہ جلیل القدر صحابہ رضی اللہ عنہم نے ان کو روایت کیا ہے جن میں سے بعض صحابہ کا یہ دعویٰ ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ تصریحات سینکڑوں صحابہؓ کے مجمع میں خطبہ دے کر فرمائیں اور یہ صحابہ کرامؓ بغیر کسی انکار و اجنبیت کے ان روایات کو خلفاً راشدین (رضی اللہ عنہم) کے دور خلافت میں علی رؤس الاشہاد سناتے تھے' چنانچہ ان جلیل القدر صحابہ (رضی اللہ عنہم) سے جن ہزار ماشاگردوں نے سنا' ان میں سے یہ عظیم المرتبت ہستیاں قابل ذکر ہیں جن میں ہر فرد روایت حدیث میں ضبط و حفظ' ثقاہت و علمی تبحر کے پیش نظر امامت و قیادت کا درجہ رکھتا ہے مثلاً سعید بن المسیب' نافع مولیٰ ابوقتادہ' حنظلہ بن علی الاسلمی' عبدالرحمٰن بن آدم' ابوسلمہ' ابوعمرہ' عطاً بن یسار' ابو سہیل' موثر بن غفارہ' یحییٰ بن ابی عمرہ' جبیر بن نفیر' عروہ بن مسعود ثقفی' عبداللہ بن زید انصاری' ابوزرعہ' یعقوب بن عامر' ابونضرہ' ابوالطفیل (رحمہم اللہ)۔

پھر ان علماً کبائر اور محدثین اعلام سے جن بے شمار تلامذہ نے سنا' ان میں سے روایان حدیث کے طبقہ میں جن کو حدیث اور علوم قرآن کا رتبہ بلند حاصل ہے اور جو اپنے وقت کے "امام الحدیث" اور "امیر المومنین فی الحدیث" تسلیم کئے گئے ہیں' ان میں سے بعض کے اسماء گرامی یہ ہیں: ابن شہاب زہری' سفیان بن عیینہ' لیث' ابن ابی ذئب' اوزاعی' قتادہ' عبدالرحمٰن ابن ابی عمرہ' سہیل' جبلہ بن سحیم' علی بن زید' ابورافع' عبدالرحمٰن بن جبیر' نعمان بن سالم معمر' عبداللہ بن عبیداللہ (رحمہم اللہ)۔

غرض ان روایات و احادیث صحیحہ کا صحابہؓ' تابعین' تبع تابعین یعنی خیر القرون کے طبقات میں اس درجہ شیوع ہو چکا تھا اور وہ بغیر کسی انکار کے اس درجہ لائق قبول ہو چکی تھیں کہ ائمہ حدیث کے نزدیک حضرت مسیح علیہ السلام کی حیات و نزول سے متعلق ان احادیث کو مفہوم و معنی کے لحاظ سے درجہ "تواتر" حاصل تھا اور اسی لئے وہ بے جھجک اس مسئلہ کو "احادیث متواترہ" سے ثابت اور مسلم کہتے تھے' اور حقیقت بھی یہ ہے کہ روایت حدیث کے تمام طبقات و درجات میں ان روایات کو "تلقی بالقبول" کا یہ

درجہ حاصل رہا ہے کہ ہر دور میں اس کے رواۃ میں ''ائمہ حدیث'' اور روایت حدیث کے ''مدار'' نظر آتے ہیں' یہی وجہ ہے کہ ان مرفوع و موقوف بر صحابہ (رضی اللہ عنہم) احادیث اور روایات کے ناقلین میں امام احمدؒ امام بخاریؒ امام مسلمؒ ابوداؤدؒ نسائیؒ ترمذیؒ ابن ماجہ جیسے اصحاب صحیح و سنن ائمہ حدیث کے اسمائے گرامی شامل ہیں اور وہ باتفاق ان روایات کی صحت و حسن کے قائل ہیں' چنانچہ یہ اور اسی قسم کی احادیث صحیحہ کا ذکر کرتے ہوئے مشہور محدث و مفسر ابن کثیر اپنی تفسیر میں اول یہ عنوان قائم کرتے ہیں:

''ان احادیث کا ذکر جو حضرت عیسیٰ بن مریم (علیہما السلام) کے آسمان سے زمین پر اترنے کے بارے میں نازل ہوئی ہیں۔'' (تفسیر ابن کثیر ج اول ص ۵۷۸، ۵۸۳)

اور اس کے بعد سلسلہ کی احادیث کو نقل کرنے کے بعد آخر میں یہ تحریر فرماتے ہیں:

''پس یہ ہیں وہ احادیث جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے تواتر کے درجہ تک منقول ہوئی ہیں اور یہ نقل روایت (آپ کے صحابہ) ابوہریرہؓ' ابن مسعودؓ' عثمان بن العاصؓ' ابوامامہؓ' نواس بن سمعانؓ' عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ' مجمع بن حارثہؓ' ابی شریحہؓ' حذیفہ بن اسید (رضی اللہ عنہم اجمعین) سے ثابت ہے اور ان روایات میں عیسیٰ بن مریم کے طریقہ نزول اور مکان نزول سے متعلق بھی رہنمائی موجود ہے۔''

اور حافظ حدیث ابن حجر عسقلانی (نور اللہ مرقدہٗ) علامہ ابوالحسین آبری (رحمہ اللہ) سے نزول عیسیٰ (علیہ السلام) سے متعلق احادیث کے تواتر کو ''فتح الباری'' میں ان الفاظ کے ساتھ نقل کرتے ہیں:

''ابوالحسن خسعی ابری سے منقول ہے کہ احادیث رسول اس بارہ میں تواتر کو پہنچ چکی ہیں کہ مہدی اسی امت میں سے ہوں گے اور عیسیٰ علیہ السلام ان کے پیچھے نماز پڑھیں گے۔''

اور تلخیص الحبیر کتاب الطلاق کے ضمن میں یہ تحریر فرماتے ہیں:

''لیکن رفع عیسیٰ (علیہ السلام) کا معاملہ' تو تمام علماً حدیث و تفسیر کا اس پر اجماع ہے کہ وہ اپنے جسد عنصری کے ساتھ ہنوز زندہ ہیں (اور وہی قریب قیامت نازل ہوں گے)۔''

اور محدث عصر محقق وقت علامہ سید محمد انور شاہ (کشمیریؒ) ''عقیدۃ الاسلام'' میں اس ''تواتر'' کی تائید میں یہ تحریر فرماتے ہیں:

''اور محدث علامہ شوکانی نے ایک رسالہ تصنیف کیا ہے جس کا نام یہ رکھا ہے ''التوضیح فی التواتر ماجاء فی المنتظر والدجال والمسیح'' اس رسالہ میں انہوں نے انتیس احادیث حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) کے نزول سے متعلق نقل کی ہیں' جو اصول حدیث کے لحاظ سے صحیح' حسن' صالح تینوں درجات کو شامل ہیں اور مرفوع احادیث اس تعداد سے بھی زیادہ موجود ہیں اور آثار صحابہ (رضی اللہ عنہم) تو بے شمار ہیں۔'' (ص ۴)

حضرت استاذ (مولانا سید محمد انور شاہ کشمیریؒ) کا یہ رسالہ اپنے موضوع میں بے نظیر تصنیف ہے' عربی زبان میں تحریر ہے اور علماً طلبہ دونوں کے لئے لائق مطالعہ ہے' مصنف اس سلسلہ کے اکثر مباحث میں اسی رسالہ کا خوشہ چین ہے۔

اور یہی وجہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے رفع سماوی اور حیات و نزول من السماء پر امت محمدیہ (علیہا الصلوٰۃ والسلام) کا اجماع منعقد ہو چکا ہے' چنانچہ علم عقائد و کلام کی مشہور و مستند کتاب ''عقیدہ سفارینی'' میں امت کے اس اجماع کی تصریح موجود ہے۔

''اور علامات قیامت میں سے تیسری علامت یہ ہے کہ حضرت (مسیح) عیسیٰ بن مریم (علیہ السلام) آسمان سے اتریں گے اور ان کا آسمان سے اترنا کتاب (قرآن)' سنت (حدیث) اور اجماع امت سے قطعاً ثابت ہے (قرآن و حدیث سے نزول ثابت کرنے کے بعد فرماتے ہیں) جہاں تک اجماع امت کا تعلق ہے؟ تو اس میں ذرا شبہ نہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے آسمان سے نازل ہونے پر امت کا اجماع ہے اور اس بارہ میں پیروان شریعت اسلامی میں سے کسی ایک کا بھی خلاف موجود نہیں' البتہ فلسفیوں اور ملحدوں نے نزول عیسیٰ کا انکار کیا ہے اور اسلام میں ان کا انکار قطعاً بے وقعت ہے۔'' (جاری ہے)

www.amtkn.com www.facebook.com/amtkn313 www.emaktaba.info

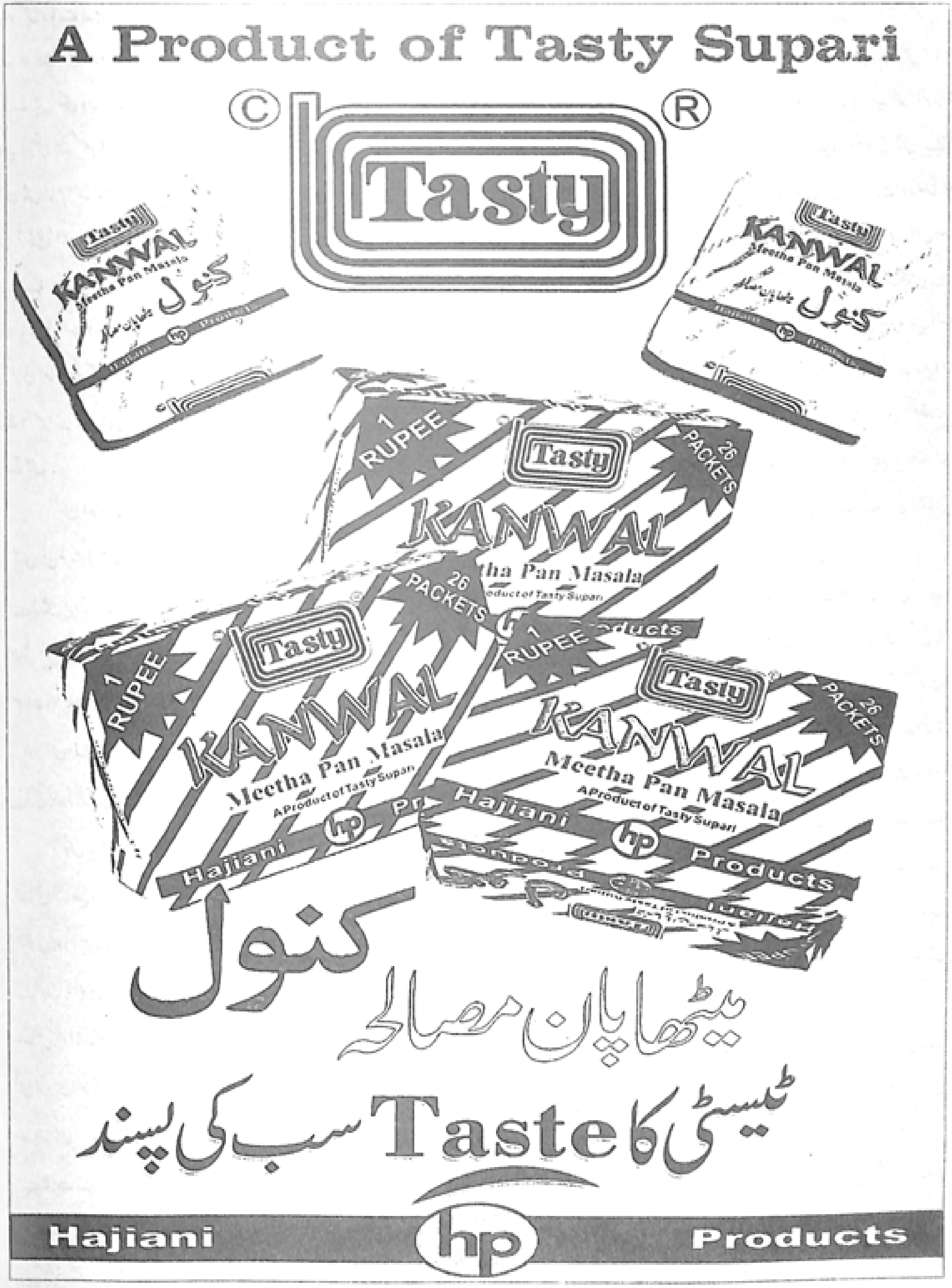
A Product of Tasty Supari
Tasty
KANWAL
Meetha Pan Masala
A Product of Tasty Supari
1 RUPEE
26 PACKETS
Hajjani
Products
کنول
میٹھا پان مصالحہ
ٹیسٹی کا Taste سب کی پسند
Hajiani
hp
Products

ختم نبوۃ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوّت

ایک جائزہ

مفتی محمد جمیل خان

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اس تحریک کا تسلسل ہے جس کا آغاز علماً لدھیانہ نے اس وقت کیا تھا' جب مرزا غلام احمد قادیانی نے ۱۸۸۰ء سے لے کر ۱۹۰۸ء تک کے عرصہ میں پہلے مناظر اسلام' پھر ملہم من اللہ' مجدد' مہدی' مسیح موعود' ظلی نبی' بروزی نبی کے بعد آخرکار جھوٹا دعویٰ نبوت کیا' لدھیانہ آمد کے موقع پر مولانا عبداللہ لدھیانوی نے اس کو مناظرہ کا چیلنج دیا اور اس کی طرف سے راہ فرار اختیار کرنے کے بعد علماً کرام سے فتویٰ طلب کیا۔ علماً دیوبند نے متفقہ طور پر مرزا غلام احمد قادیانی کے کفریہ عقائد کی وجہ سے اس کے غیر مسلم ہونے کا فتویٰ جاری کیا' جس پر مرزا غلام احمد قادیانی نے علماً کرام کے خلاف ہتک آمیز زبان استعمال کرنا شروع کردی اور علماً کرام کو مناظرہ کا چیلنج دیا' علماً کرام کی طرف سے اس چیلنج کو منظور کئے جانے بعد وہ راہ فرار اختیار کرنے لگا اور انگریزوں کی مدد سے غریب اور پسماندہ علاقوں میں قادیانیت کی تبلیغ شروع کی' جس کی بنا پر علماً کرام نے مسلمانوں کو مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کے پیروکاروں کے کفریہ عقائد سے آگاہ کرنے کے لئے جلسوں کا آغاز کیا' مرزا غلام احمد قادیانی کے مرنے کے بعد پہلے اس کے جانشین حکیم نورالدین نے اور اس کے مرنے کے بعد مرزا غلام احمد قادیانی کے بیٹے مرزا بشیرالدین محمود نے ارتدادی مہم چلاتے ہوئے اپنے کفریہ عقائد کی تبلیغ بہت تیزی کے ساتھ شروع کی اور انگریز حکومت کی سرپرستی میں مسلمانوں کی تحریک آزادی کو ناکام بنانے کے ساتھ ساتھ علماً کرام اور اہل دین کے خلاف پروپیگنڈہ مہم شروع کردی اور امدادی سامان کے ذریعہ لوگوں کو گمراہ کرنا شروع کیا' اس صورت حال کے پیش نظر امام العصر حضرت علامہ سید انور شاہ کشمیریؒ نے پانچ سو سے زائد علماً کرام کو جمع کرکے عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے کام کرنے اور اپنی زندگی کو عظمت رسول ﷺ پر قربان کرنے کا عہد لینے کے لئے امیر شریعت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کو امیر شریعت مقرر کرکے خود بھی ان کے ہاتھ پر بیعت کی اور علماً کرام کو بھی بیعت کرایا اور ایک منظم تحریک کے طور پر کام شروع کرایا' یہ تمام علماً کرام برصغیر پاک و ہند کے چپہ چپہ میں پھیل گئے اور مسلمانوں کو قادیانیت کے چنگل سے نجات دلانے کے لئے جدوجہد شروع کی' اس سے پیشتر سید الطائفہ حاجی امداداللہ مہاجر مکیؒ نے پیر مہر علی شاہ گولڑویؒ جو کہ ہجرت کے ارادے سے مدینہ منورہ پہنچ گئے تھے' حکم دیا کہ وہ واپس گولڑہ جائیں کیونکہ ان سے بہت بڑا کام لیا جائے گا' واپس آکر پیر صاحبؒ نے تحریری اور تقریری میدان میں مرزا غلام احمد قادیانی کی تردید میں بھرپور کام شروع کیا۔

انگریزی حکومت کی وجہ سے عوامی سطح پر تو بہت زیادہ کام ہوا اور ہر جگہ قادیانیت کی تحریک کمزور تر ہوگئی اور مسلمانوں کے گمراہ ہونے کا راستہ بند ہوا مگر حکومت نے کسی قانون کے ذریعہ قادیانیوں پر پابندی عائد نہیں کی' اسی طرح قادیانیوں نے بھی اپنی غیر اسلامی سرگرمیوں کا سلسلہ بند نہیں کیا بلکہ مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ اور دیگر علماً کرام کے خلاف جھوٹی شکایات درج کراکر ان پر مقدمات بنوائے۔ چونکہ علماً کرام تحریک آزادی میں بھی انگریزوں کے خلاف بھرپور جدوجہد کررہے تھے' اس لئے قادیانیوں کے لئے علماً کرام کو گرفتار کرانا اور انہیں سزائیں

دلوانا بہت آسان تھا' اس بنا پر عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کا کام بہت ہی کٹھن راستہ بن گیا' مگر ان علمأ کرام نے اپنی زندگیوں اور خاندانوں کو داؤ پر لگادیا اور عظمت رسول ﷺ کی حفاظت کے لئے ایسی تاریخ رقم کی' جس نے صحابہ کرامؓ کے دور کی یاد تازہ کردی' امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ نے قادیانی ذریت کو قادیان میں ان کے مرکز پر جاکر للکارا اور پوری رات لاکھوں کے مجمع میں تقریر کرکے قادیانیوں کے ایوانوں کو لرزادیا' جس پر امیر شریعت کے خلاف مقدمہ بنایا گیا اور انگریز جج نے ملزم نہ ہونے اور قانون کی پاسداری کرنے کے باوجود شاہ جی کو قید کی سزا سنائی' یہ سلسلہ قیام پاکستان تک اسی طرح چلتا رہا' قیام پاکستان کے بعد ظفراللہ قادیانی کے وزیر خارجہ بننے اور کلیدی آسامیوں پر قادیانیوں کے فائز ہونے اور انگریزوں کی سرپرستی کی وجہ سے قادیانیوں کو پاکستان میں بہت زیادہ مراعات دی جانے لگیں' ظفراللہ قادیانی نے بیرون ملک واقع تمام پاکستانی سفارت خانوں کو قادیانی جماعت کا تبلیغی مرکز بنادیا' اسلام کے نام پر قادیانیت کا لٹریچر پھیلایا جانے لگا اور ۱۹۵۲ء میں قادیانی پوپ مرزا بشیرالدین محمود نے پاکستان کو اکھنڈ بھارت میں شامل کرنے کی تحریک شروع کردی' اور اسی کے ساتھ ساتھ پاکستان میں قادیانی اسٹیٹ بنانے کا منصوبہ پروان چڑھایا جانے لگا' اسی بنا پر امیر شریعت نے اس کے منصوبوں کو ناکام بنانے کے لئے ۱۹۵۳ء کو مسلمانوں کا سال قرار دے کر تحریک ختم نبوت کا آغاز کراچی میں ظفراللہ کی طرف سے سیرت النبی کے نام پر ہونے والے جلسہ کو ناکام بنا کر کیا' پولیس نے حکومت کی ایما پر مسلمانوں بالخصوص علمأ کرام کو زبردست تشدد کا نشانہ بنایا اور گرفتار کرلیا' جس پر تحریک کا دائرہ پورے پاکستان میں پھیلا دیا گیا' حکومت نے لاہور میں مارشل لاء لگاکر ہزاروں مسلمان نوجوانوں پر گولیاں چلاکر انہیں شہید کردیا' ایک لاکھ سے زائد علمأ اور عام مسلمان گرفتار کرکے جیلوں میں بھیج دیئے گئے اور سرسری سماعت کی عدالتوں سے فوری طور پر انہیں سزائیں دلوائی گئیں' جس کی وجہ سے تحریک معطل ہوگئی' دو تین سال گرفتار شدگان کی رہائی اور ضمانتوں کے چکر کی نذر ہوگئے۔ امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کی قیادت میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا قیام' قیام پاکستان کے فوری بعد عمل میں لایا جاچکا تھا اور اس کا بنیادی ڈھانچہ بھی وجود میں آچکا تھا اور جماعت اسی نام سے ۱۹۵۳ء کی تحریک ختم نبوت میں حصہ بھی لے چکی تھی' تحریک کے بعد جماعت نے تبلیغی سطح پر کام شروع کیا اور پورے ملک میں دوبارہ کانفرنسوں کے سلسلے کا آغاز کیا گیا' ملک بھر میں حکومت کی تحویل میں جانے والے دفتروں کو واگزار کرایا گیا اور جماعتی مبلغین کے ذریعہ مسلمانوں کی ذہن سازی شروع کی گئی' مسلک اور سیاسی وابستگی سے بالا تر ہوکر مسلمانوں کو عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے تیار کیا گیا۔ ۱۹۷۴ء میں قادیانیوں نے مرزا طاہر کی سرکردگی میں چناب نگر ریلوے اسٹیشن پر نشتر میڈیکل کالج کے مسلمان طلبأ پر ''ختم نبوت زندہ باد'' کے نعرے لگانے کی پاداش میں حملہ کردیا اور مار مار کر انہیں ادھ موا کردیا۔ فیصل آباد اطلاع پہنچتے ہی مولانا تاج محمودؒ' مفتی زین العابدین کی قیادت میں تمام جماعتوں کے رہنما اور علمأ کرام پہنچ گئے' زخمیوں کو ہسپتال پہنچا کر تحریک ختم نبوت ۱۹۷۴ء کا آغاز کردیا گیا' مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ اس وقت عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے سربراہ تھے اور مفتی محمود قومی اسمبلی میں قائد حزب اختلاف تھے' دونوں کی مشاورت سے تمام سیاسی اور مذہبی جماعتوں پر مشتمل مجلس عمل کی تشکیل ہوئی' مولانا بنوریؒ اس کے سربراہ منتخب ہوئے' قومی اسمبلی میں حزب اختلاف کے ۴۴ ممبران کی طرف سے علامہ شاہ احمد نورانی نے قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کی قرارداد پیش کی' عوامی دباؤ سے مجبور ہوکر سابق وزیر اعظم پاکستان ذوالفقار علی بھٹو نے قومی اسمبلی کو خصوصی کمیٹی کا درجہ دیا اور اس قرارداد پر بحث شروع کی۔ سابق اٹارنی جنرل یحییٰ بختیار کے ذریعہ مرزا ناصر' مرزا صدرالدین پر مفتی محمود نے جرح کی' آخر کار وزیر تعلیم عبدالحفیظ پیرزادہ کی جانب سے پیش کردہ ترمیمی بل کے ذریعہ سے ۷/ستمبر ۱۹۷۴ء کو دوسری آئینی ترمیم قومی اسمبلی نے منظور کی جس کی رو سے قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا۔

۱۹۸۴ء میں جنرل ضیاالحق مرحوم نے مجلس عمل' مجلس تحفظ ختم نبوت کی طرف سے تحریک اور عوامی دباؤ کے پیش نظر امتناع قادیانیت آرڈی ننس جاری کرکے قادیانیوں

باقی صفحہ 16 پر

ختم نبوة

ارشادات و ملفوظات

حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب مفتی اعظم پاکستان

☆...... راہ سلوک میں اصل وظائف نہیں بلکہ تہذیب اخلاق ہے' پہلے آدمیت آ جائے تو بہت جلد وصول ہو جاتا ہے' جب تک آدمی رگڑے نہ کھائے' آدمی نہیں بنتا اور رگڑے لگتے ہیں شیخ کی خدمت میں رہ کر' اس کے کام دھندے کرنے میں' کیونکہ کام دھندا کرنے' اٹھنے بیٹھنے میں اس کی غلطیاں سامنے آتی ہیں' پھر ان پر تنبیہ کی جاتی ہے' نہ یہاں برکت ہے نہ علم غیب' یہاں تو حرکت کی ضرورت ہے۔

☆...... شیخ سے مناسبت پیدا کرنی چاہئے' تب جا کر کچھ حاصل ہوتا ہے' اور مناسبت اس طرح پیدا ہوتی ہے کہ شیخ کی عادات و اخلاق دیکھ کر ویسی ہی اپنی عادات بنانے کی کوشش کرے اور سارے سلوک کا خلاصہ سنت کی پیروی کرنا ہے اور کچھ نہیں۔

☆...... اعمال کی دو قسمیں ہیں: ایک تو ظاہری اعمال' ان کو ''فقہ'' کہتے ہیں' دوسرے باطنی اعمال' ان کو ''تصوف'' کہتے ہیں' سو جس طرح ظاہری فرائض اور واجبات پر عمل کرنا ضروری ہے اور محرمات سے اجتناب لازم ہے' اسی طرح باطنی اعمال میں بھی جو فضائل ہیں' ان پر عمل کرنا ضروری اور رذائل سے اجتناب لازم ہے بلکہ باطنی اعمال تو ظاہری اعمال کے لئے بمنزلہ جڑ اور بنیاد کے ہیں' اس لئے باطنی اعمال کی اصلاح زیادہ قابل توجہ ہے' فضائل یہ ہیں: توحید' صبر' شکر' صدق' توکل' محبت' شجاعت' سخاوت' مراقبہ' محاسبہ وغیرہ۔ رذائل یہ ہیں: ریا' کبر' بغض' کینہ' عجب' شہوت' نخوت' رعونت' آفات لسان وغیرہ۔

☆...... اپنے عیوب پہچاننے کے چار طریقے ہیں:

۱: رہبر کامل مل جائے' جو اپنی بصیرت خداداد سے' اپنی فراست سے پہچان لے۔

۲: ایسے احباب مل جائیں جو خلوص کے

مولانا مشتاق احمد

ساتھ نگاہ رکھیں اور عیوب نفس پر آگاہ کریں۔

۳: دشمن جو برائیاں چھانٹے اور کہے' تو اپنے اندر غور کرتا رہے کہ یہ برائیاں مجھ میں ہیں یا نہیں؟ کیونکہ دشمن چھانٹ چھانٹ کر' ڈھونڈ ڈھونڈ کر عیب نکالا کرتا ہے۔

۴: دوسروں کے جو عیب دیکھے تو اپنے اندر خوب غور کرے کہ یہ عیب خود میرے اندر تو نہیں ہیں؟

☆......لوگ مصلحت بینی میں بہت افراط میں مبتلا ہیں' حتی کہ اچھے خاصے دیندار' سمجھ دار لوگ بھی اس میں مبتلا ہیں اور کہتے ہیں کہ بھئی کیا کریں' حالات نے ایسا مجبور کیا کہ کرنا ہی پڑا' ایسا ہرگز جائز نہیں بلکہ مصلحت بینی دفع مضرت تک تو جائز ہے' جلب منفعت کے لئے جائز نہیں۔

☆...... ایک بار طلباً سے خطاب کرتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ انسانوں کی چار قسمیں ہیں:

۱: جن کے نہ دل میں دنیا ہے اور نہ ہی ہاتھوں میں دنیا ہے' بہت سے انبیاً کرام اور اولیاً اللہ ایسے ہوئے ہیں۔

۲: وہ جن کے دل میں دنیا نہیں مگر ہاتھوں میں دنیا رہی' بعض انبیاً اس طرح کے ہوئے' جیسے حضرت سلیمان علیہ السلام اور بہت سے اولیاً اللہ بھی اس طرح کے ہوئے ہیں' جیسے حضرت امام مالک کہ ان کے شاہانہ انداز کا یہ حال تھا کہ روزانہ ایک نیا جوڑا بدلتے اور پھر بھی دوبارہ وہ جوڑا بدن پر نہیں آتا تھا۔

۳: وہ جن کے دل میں دنیا ہے اور ہاتھوں میں بھی دنیا' جیسے اکثر مالدار ایسے ہی ہوتے ہیں۔

۴: وہ جن کے دل میں تو دنیا ہے مگر ہاتھ دنیا

سے خالی ہیں۔

ان چاروں میں سے سب سے خسارہ والا چوتھے نمبر والا شخص ہے' جس کے ہاتھ دنیا سے خالی اور دل دنیا اور حب دنیا سے لبریز ہے' یہ شخص انتہائی قابل رحم' مسکین اور حقیقی مفلس ہے۔ اگر ہماری نیت تحصیل علم دین سے معاذاللہ حق تعالیٰ کی رضا نہیں بلکہ دنیا کمانا مقصود ہے' جیسا کہ عام رواج ہے کہ اس لئے پڑھتے ہیں کہ پڑھ کر کہیں مدرس ہو جائیں گے' امام وخطیب بن جائیں گے' تو ایسا شخص "خسر الدنیا والاخرۃ" کا مصداق ہے کیونکہ دنیا تو اس راستے میں کبھی حاصل ہوئی نہیں' ہاں آخرت حاصل ہوا کرتی ہے' اس لئے دونوں جہان میں ذلت و رسوائی اس کا مقدر ہوئی اور دونوں جہان برباد ہوئے' لہٰذا محض حق تعالیٰ کی رضا کے لئے پڑھو اور اس پر عمل کرو۔

☆...... ظاہر ہے کہ منزل مقصود تک پہنچنے کے لئے محض راستے کا جان لینا کافی نہیں' جب تک ہمت کر کے قدم نہ اٹھائے اور راستہ پر نہ چلے اور ہمت کا نسخہ بجز اہل ہمت کی اطاعت کے اور کچھ نہیں' ورنہ سب کچھ جاننے کے بعد بھی حالت یہ ہوتی ہے کہ:

جانتا ہوں ثواب طاعت و زہد
پر طبیعت ادھر نہیں آتی

عمل کی ہمت وتوفیق کسی کتاب کے پڑھنے یا سمجھنے سے پیدا نہیں ہوتی' اس کی صرف ایک ہی تدبیر ہے اور وہ ہے اللہ والوں کی صحبت اور ان سے ہمت کی تربیت حاصل کرنا' اسی کا نام "تزکیہ" ہے۔ قرآن کریم نے تزکیہ کو مقاصد رسالت میں ایک مستقل مقصد قرار دے کر اسے تعلیمات اسلام کی نمایاں خصوصیت بتلایا ہے۔

زکوٰۃ کی ادائیگی کے لئے یہی کافی نہیں کہ روپیہ اپنے پاس سے نکال دیا جائے' بلکہ اس کے صحیح مصرف تک پہنچانا بھی انسان کی اپنی ذمہ داری ہے' اسی لئے حکم یہ نہیں ہے کہ زکوٰۃ نکالو بلکہ حکم یہ ہے کہ زکوٰۃ ادا کرو۔ لہٰذا لوگوں نے جو طریقہ اختیار کیا ہوا ہے کہ زکوٰۃ نکال کر جس کو چاہا پکڑا دی' اس سے ذمہ داری پوری نہیں ہوتی بلکہ ہر انسان کا فرض ہے کہ وہ ایسے مستحقین کی ایک فہرست نگاہ میں رکھے جو کسی سے مانگتے نہیں لیکن ضرورت مند ہیں۔

☆...... اردو زبان میں دو شاعر ایسے ہیں' جنہوں نے اپنی شاعری سے دین کی خدمت کی ہے اور اس سے دینی فکر کی اشاعت کا کام لیا ہے' ایک اکبر الہ آبادی مرحوم ہیں اور دوسرے ڈاکٹر اقبال مرحوم۔ ان دونوں میں سے اکبر الہ آبادی کے یہاں فکری سلامتی اقبال مرحوم کی بہ نسبت کہیں زیادہ ہے' اکبر مرحوم کی فکر ٹھیٹھ دینی فکر ہے اور ان کے یہاں حکمت کی بھی فراوانی ہے۔ اقبال مرحوم کی فکر بھی اگرچہ مجموعہ اعتبار سے دینی فکر ہے' مگر اس میں اس درجہ سلامتی نہیں۔

اس کے باوجود یہ بات واضح طور سے نظر آتی ہے کہ اقبال کی شاعری جتنی موثر ہوئی اور اس سے جتنا فائدہ پہنچا' اکبر مرحوم کی شاعری اس درجہ موثر نہیں ہوئی۔ میرے نزدیک اس کا سبب یہ ہے کہ اکبر مرحوم نے اپنے خیالات کے اظہار کے لئے طنز و تعریض کا طریقہ اختیار کیا اور طنز کی خصوصیت یہ ہے کہ اس سے ہم خیال لوگ لطف تو محسوس کرتے ہیں لیکن اس سے کوئی موثر اصلاحی کام نہیں ہوتا' بلکہ بعض اوقات مخالفین میں ضد پیدا ہو جاتی ہے۔

☆☆............☆☆

بقیہ: ایک جائزہ

کی طرف سے شعائر اسلام استعمال کرنے کو خلاف قانون قرار دے دیا' جس کے بعد قادیانیوں کے سابق سربراہ مرزا طاہر نے پاکستان سے راتوں رات راہ فرار اختیار کر کے دوبارہ اپنے آقا انگریز حکومت کے زیر سایہ پناہ لی اور لندن کے قریب اپنا مرکز بنا کر اپنی غیر اسلامی سرگرمیوں اور مسلمانوں کو گمراہ کرنے کا ہدف افریقہ کے پسماندہ ممالک اور یورپ کے غیر تعلیم یافتہ مسلمانوں کو بنایا' ویزوں اور نوکریوں کے لالچ کے ذریعہ انہیں پھنسا کر زبردستی قادیانی بنانے کا سلسلہ شروع کیا' عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر مرکزیہ حضرت مولانا خواجہ خان محمد مدظلہ' مفتی احمد الرحمنؒ شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ نے انگلینڈ میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا دفتر لے کر کام شروع کیا اور ختم نبوت کانفرنسوں کے ذریعہ پورے انگلینڈ کے مسلمانوں کو قادیانیوں کی ارتدادی اور گمراہ کن سرگرمیوں سے آگاہ کیا' اس کے بعد افریقی ممالک اور یورپ میں قادیانیوں کی سرگرمیوں کا تعاقب کیا گیا' جس کی وجہ سے قادیانیوں کی گمراہ کن تبلیغی سرگرمیوں سے مسلمان گمراہ ہونے سے محفوظ ہو گئے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے لاکھوں رضا کار اور کارکن شیخ حضرت الشائخ مولانا خواجہ خان محمد صاحب' حضرت سید نفیس شاہ الحسینی مدظلہ' مولانا عزیز الرحمن جالندھری اور دیگر علماء کرام کی نگرانی میں عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کا کام جاری رکھے ہوئے ہیں۔

☆☆

بعض حسنی النسب اکابر ومشائخ کا تذکرہ

اطہر عظیم

حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کو نسبت مع اللہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت کی برکت سے حاصل ہوئی۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ' حضرت علی کرم اللہ وجہہ اور دیگر صحابہ کرامؓ سے تصوف وطریقت کے جتنے سلاسل جاری ہوئے' ان میں سے کئی سلاسل میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کی نسبی اولاد کا بہت اہم حصہ ہے۔ حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی اولاد میں سے چند مشاہیر مشائخ کا اسم گرامی اور ان کا مختصر تعارف آپ اس رسالے کے ایک گزشتہ شمارے میں پڑھ چکے ہیں۔ ان سطور میں آج آپ کی خدمت میں حضرت حسن رضی اللہ عنہ کی اولاد میں سے بعض اولیأ کرام اور مشائخ عظام کا مختصر تذکرہ پیش کیا جائے گا۔

حضرت سیّد حسن المثنیٰؒ:

آپ حضرت حسن رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے ہیں۔ آپ تابعی ہیں۔ آپ کو خلافت و اجازت اپنے عظیم المرتبت والد سے حاصل ہے۔ سلسلہ قادریہ کی ایک سند آپ سے بھی ہے۔

حضرت سیّد عبداللہؒ:

آپ حضرت حسن مثنیٰ کے صاحبزادے ہیں۔ تصوف وطریقت میں اپنے والد ماجد سے مستفید ہوئے اور ان کے خلیفہ مجاز ہوئے۔ آپ کے دو صاحبزادے آپ کے مجازین میں سے ہیں۔

حضرت سیّد موسیٰ جونؒ:

آپ حضرت سیّد عبداللہؒ کے صاحبزادے ہیں۔ سلوک کی تکمیل اپنے والد ماجد کی زیرنگرانی کی اور بعد تکمیل والد صاحب کی جانب سے اجازت و خلافت سے مشرف ہوئے۔

حضرت محمد نفس زکیہؒ:

آپ بھی حضرت سیّد عبداللہؒ کے صاحبزادے ہیں۔ آپ کا اسم گرامی ''محمد'' ہے اور ''نفس زکیہ'' کے لقب سے ملقب ہیں۔ خلافت و اجازت حضرت سیّد عبداللہؒ سے حاصل ہوئی۔ آپ کے پیروکار آپ کو ''مہدی آخرالزماں'' خیال کرتے تھے۔ آپ شہید ہوئے۔

حضرت سیّد موسیٰ مورثؒ:

آپ حضرت سیّد موسیٰ جونؒ کے صاحبزادے ہیں۔ آپ کا سلسلہ طریقت اپنے والد ماجد سے متصل ہے۔ آپ کو اجازت بیعت اپنے والد ماجد ہی سے حاصل ہے۔

حضرت سیّد یحییٰ زاہدؒ:

آپ حضرت سیّد موسیٰ مورثؒ کے صاحبزادے اور انہی کے خلیفہ مجاز ہیں۔ آپ کا سلسلہ بیعت باقاعدہ طور پر جاری ہوا۔ حضرت شاہ عبدالقادر جیلانیؒ کو آپ کے سلسلہ میں بھی اجازت و خلافت حاصل تھی۔

حضرت سیّد عبداللہؒ:

آپ کی نسبت ارادت اپنے والد ماجد حضرت سیّد یحییٰ زاہد سے ہے۔ حضرت سیّد یحییٰ زاہد نے آپ کو اپنا خلیفہ مجاز بنایا اور تلقین اذکار واشغال کی اجازت مرحمت فرمائی۔ آپ کے خلفأ کے واسطے سے آپ کا سلسلہ طریقت جاری ہوا۔

حضرت سیّد موسیٰ جنگی دوستؒ:

آپ طریقت میں اپنے والد ماجد حضرت سیّد عبداللہؒ سے مستفید ہو کر درجہ کمال کو پہنچے اور والد ماجد نے آپ کو خرقہ خلافت عطا فرما کر بیعت و تلقین کی اجازت دی۔

حضرت سیّد ابوصالحؒ:

آپ حضرت سیّد موسیٰ جنگی دوستؒ کے

صاحبزادے اور حضرت پیران پیر شیخ محی الدین عبدالقادر جیلانیؒ کے والد ماجد ہیں۔ آپ واقعتاً انتہائی صالح اور متقی تھے۔ خلافت و اجازت آپ کو اپنے والد گرامی قدر حضرت سید موسیٰ جنگی دوست سے حاصل ہوئی۔ آپ نے اپنے عظیم المرتبت صاحبزادے شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کو اپنا خلیفہ مجاز بنایا اور بیعت و تلقین کی اجازت مرحمت فرمائی۔ آپ کا سلسلہ طریقت حضرت شاہ عبدالقادر جیلانیؒ کے واسطے سے دنیا بھر میں جاری ہوا اور بے اندازہ مخلوق آپ کے سلسلہ میں داخل ہوئی۔

غوث الاعظم محی الدین حضرت سید عبدالقادر جیلانیؒ:

آپ کا اسم گرامی کسی تعریف کا محتاج نہیں ہے۔ ''غوث صمدانی' محبوب سبحانی' غوث الاعظم' پیران پیرؒ'' آپ کے القاب ہیں۔ آپ گیارہ یا بارہ واسطوں سے والد کی طرف سے حسنی سید اور پندرہ واسطوں سے والدہ کی طرف سے حسینی سید ہیں۔

آپ بلاشبہ سرتاج الاولیاً ہیں۔ آپ اپنے وقت کے غوث و قطب تھے۔ آپ کی کرامات لاتعداد ہیں۔ دنیا میں اس وقت شاید ہی کوئی مسلمان ایسا ہوگا جو آپ کے نام نامی سے واقف نہ ہو۔ آپ کو خرقہ خلافت اور اجازت بیعت اپنے والد ماجد حضرت سید ابو صالحؒ اور حضرت شاہ ابو سعید مخزومیؒ سے حاصل ہے۔ آپ کو حسنی سادات اور حسینی سادات' ہر دو خاندانوں کے سلاسل طریقت میں اجازت بیعت حاصل ہے۔

علوم اسلامیہ میں سے ہر فن کے آپ عالم بے بدل تھے۔ اپنے دور میں فقہ' حدیث اور تصوف میں آپ کی کوئی نظیر نہیں تھی۔ آپ نے علم فقہ ابوالوفا علی بن عقیلؒ ابو محمد بن حسین بن محمد اور شیخ ابوسعید بن مبارک مخزومیؒ سے حاصل کیا جبکہ شیخ ابو غالب محمد بن حسن باقلانیؒ' شیخ ابوسعید بن عبدالکریم اور شیخ ابو الغنائم محمد بن علی بن محمدؒ سے حدیث کی سماعت کی۔ آپ بیک وقت فقہ حنبلی اور فقہ شافعی دونوں مذاہب پر فتویٰ دیتے تھے اور دونوں مذاہب کے مفتی تھے۔

آپ کا وعظ بے حد مشہور تھا۔ دس دس ہزار افراد بلکہ بعض اوقات اس سے بھی زائد افراد آپ کا وعظ سننے کے لئے آیا کرتے تھے جن میں امراً' وزراً' علماً' فقراً اور اولیاً شامل ہوتے تھے۔ آپ کی ہر مجلس میں سینکڑوں گناہگار گناہوں سے تائب ہوتے اور متعدد غیر مسلم ایمان لاتے۔ سلسلہ عالیہ سہروردیہ کے امام شیخ الشیوخ شہاب الدین سہروردیؒ بھی آپ کے مرید تھے۔ آپ نے ۹۱ برس کی عمر پائی۔ آپ کے صاحبزادے حضرت سید عبدالرزاقؒ حضرت شاہ دولہؒ حضرت شیخ احمد ستانؒ اور آپ کے دیگر اکابر خلفاً کے واسطے سے آپ کا سلسلہ طریقت دنیا بھر میں پھیلا اور بے شمار افراد قادریہ سلسلے کی وساطت سے آپ کے دامن فیض سے وابستہ ہوئے۔

حضرت ابو احمد ابدال چشتیؒ:

''قدوۃ الدین'' آپ کا لقب تھا۔ ۶/ رمضان المبارک ۲۶۰ھ میں قصبہ چشت میں آپ کی پیدائش ہوئی۔ آپ ظاہری حسن و جمال میں بھی بے نظیر تھے۔ چہرۂ منور اس قدر روشن و چمکدار تھا کہ اگر یہ کہا جائے کہ اندھیرے میں روشنی پیدا کر دیتا تھا تو مبالغہ نہ ہوگا۔ آپ نے سات سال کی عمر میں حضرت ابو اسحاق چشتیؒ کی خدمت میں حاضری شروع کر دی تھی اور علوم ظاہریہ و باطنیہ دونوں ان سے حاصل کرنے شروع کر دیئے تھے۔ سولہ سال کی عمر میں علوم ظاہریہ سے فارغ ہو کر حضرت ابو اسحاق چشتیؒ ہی سے بیعت ہوئے اور آٹھ سال تک سخت مجاہدہ کر کے خرقۂ اجازت حاصل کیا۔ جس شخص پر آپ نظر ڈالتے تھے' وہ صاحب کرامت ہو جاتا تھا۔ سینکڑوں لوگوں نے آپ سے متاثر ہو کر اسلام قبول کیا۔ آپ کی عادت روزانہ ایک قرآن دن میں اور دو قرآن رات میں ختم کرنے کی تھی۔ آپ کے خلفاً میں خواجہ ابو محمد اور خواجہ خدا بندہ شامل ہیں۔ آپ صاحب الاسرار تھے لیکن اسرار ظاہر نہیں فرماتے تھے۔ آپ نے ۳/ جمادی الثانی ۳۵۵ھ میں پچانوے سال کی عمر میں انتقال فرمایا۔

حضرت محمد یا ابو محمد چشتیؒ:

آپ کا لقب ولی الدین یا ناصح الدین تھا۔ آپ مادرزاد ولی تھے۔ کہا جاتا ہے کہ حمل کے زمانے میں والدہ کے پیٹ سے ذکر اللہ کی آواز آتی تھی۔ آپ محرم ۳۳۱ھ میں پیدا ہوئے۔ پیدا ہونے کے وقت سات مرتبہ کلمہ پڑھا۔ ایام رضاعت میں مشغول بذکر رہتے تھے اور پانچوں وقت آنکھیں آسمان کی طرف اٹھا کر ان گنت کلمہ پڑھتے تھے۔ جو شخص آزمانے آتا وہی مسلمان ہو جاتا۔ اپنے والد حضرت خواجہ ابو احمد سے خرقۂ خلافت پایا۔ سات سال کی عمر میں بیعت ہوئے اور بارہ سال کی عمر تک ایک حجرے میں تنہا رہے اور روزانہ روزہ دار رہتے تھے۔ آپ ستر سال کی عمر میں باشارۂ غیبی محمود غزنوی کے ساتھ سومنات کے جہاد میں شریک ہوئے اور اپنے چند خدام کو ساتھ لے کر خود میدان کارزار میں پہنچے۔

ختم نبوۃ

۶۱۱ھ کو آپ کی وفات ہوئی۔ اسی سال کی عمر پائی۔

آپ کے خلفاء میں حضرت خواجہ ابو یوسف" حضرت خواجہ محمد کاکو اور حضرت خواجہ استاد مروان شامل ہیں۔

حضرت علاؤ الدین علی احمد صابر کلیریؒ:

آپ حضرت خواجہ فرید الدین مسعود گنج شکرؒ کے بھانجے اور ان کے اکابر خلفاء میں سے ہیں۔ ۵۹۲ھ میں آپ کی پیدائش ہوئی۔ آپ حضرت غوث ثقلین پیران پیر شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی اولاد میں سے ہیں۔ حضرت شیخ فریدالدین گنج شکرؒ کے لنگر خانے کی خدمت بارہ سال آپ کے ذمہ رہی لیکن آپ نے حضرت شیخ کی جانب سے اذن صریح نہ ہونے کی وجہ سے کبھی اس میں سے کچھ تناول نہیں فرمایا بلکہ ہمیشہ روزہ دار رہے۔ حضرت شیخ کے دریافت فرمانے پر آپ نے عرض کیا کہ غلام کی کیا مجال تھی کہ حضرت شیخ کے ارشاد کے بغیر اس میں تصرف کرتا۔ حضرت شیخ نے یہ جواب سن کر آپ کو ''صابر'' کا خطاب مرحمت فرمایا اور اسی وجہ سے آپ کا سلسلہ ''چشتیہ صابریہ'' کہلاتا ہے۔ حضرت شیخ فریدالدین گنج شکرؒ کے ایک خادم نے ان سے اجازت مانگی کہ آپ کے خلفاء سے ملنے کو جی چاہتا ہے وہ اجازت لے کر حضرت علاؤ الدین علی احمد صابر کلیریؒ کے پاس آیا۔ آپ غلبہ استغراق کی وجہ سے کسی آنے جانے والے سے واقف نہیں ہوتے تھے۔ حضرت شمس الدین ترک پانی پتی" نے (جو آپ کی خدمت میں رہتے تھے) آواز بلند ہوشیار کیا اور عرض کیا کہ حضرت پیر و مرشد کا خادم آیا ہے اور حضرت کا سلام لایا ہے۔ حضرت علاؤ الدین علی احمد صابر کلیریؒ نے سلام کا جواب دینے کے بعد دریافت فرمایا کہ میرے شیخ کیسے ہیں؟ اور ساتھ ہی حضرت شمس الدین ترک پانی پتی کو تاکید فرمائی کہ ان کی عزت کرو اور فرمایا کہ آج گولروں میں نمک ڈال دینا (یہ گویا حق مہمانی تھا)۔ یہ فرما کر پھر استغراق طاری ہو گیا۔ اس کے بعد وہ خادم حضرت سلطان نظام الدین اولیاؒ" کی خدمت میں حاضر ہوا۔ یہاں شاہی کارخانہ تھا۔ بہت تعظیم ہوئی اور حضرت سلطان نظام الدین اولیاؒ" نے عمدہ عمدہ کھانے کھلائے اور بہت سے تحفے دیئے۔ جب وہ خادم حضرت شیخ فرید الدین گنج شکرؒ کی خدمت میں واپس پہنچا تو حضرت شیخ نے اپنے دونوں خلفاء حضرات کا حال دریافت فرمایا۔ خادم نے حضرت سلطان نظام الدین اولیاؒ" کی تو بڑی تعریف کی اور حضرت علاؤ الدین علی احمد صابر کلیریؒ کے بارے میں عرض کیا کہ وہ تو کسی سے بولتے ہی نہیں، نہ وہاں کچھ ہے۔ حضرت شیخ نے دریافت فرمایا کہ ہمارے حق میں بھی کچھ بولے تھے؟ خادم نے عرض کیا کہ صرف یہ پوچھا تھا کہ میرے شیخ کیسے ہیں؟ حضرت شیخ فریدالدین گنج شکرؒ یہ سن کر رو پڑے اور حضرت علاؤ الدین علی احمد صابر کلیریؒ کی شان میں ارشاد فرمایا کہ آج وہ ایسے درجے میں ہیں کہ وہاں کسی کی گنجائش نہیں، یہ انہی کا استقلال اور میرے ساتھ کمال محبت ہے کہ ایسی حالت میں بھی مجھے پوچھا اور یاد کیا۔

حضرت علاؤ الدین علی احمد صابر کلیریؒ پر جلال غالب تھا۔ وصال کے بعد مزار پر ایک شعلہ چمکتا تھا جس کی وجہ سے کسی شخص کی مزار پر جانے کی ہمت نہ ہوتی تھی۔ ایک مرتبہ حضرت شاہ عبدالقدوس گنگوہیؒ مزار پر حاضر ہوئے تو ان کی درخواست پر وہ چمک موقوف ہو گئی۔

حضرت علاؤ الدین علی احمد صابر کلیریؒ کے خلفاء میں شیخ شمس الدین ترک پانی پتی" کا اسم گرامی ملتا ہے اور انہی کے واسطے سے چشتیہ صابریہ سلسلہ جاری ہوا جس کا فیض اس وقت بلا مبالغہ پوری دنیا میں پھیلا ہوا ہے۔

حضرت شاہ علم اللہؒ:

آپ کی ذات والا صفات کی تعریف کے لئے یہی کافی ہے کہ حضرت سید احمد شہیدؒ حضرت مولانا ابوالحسن علی ندویؒ جیسے اقطاب و ابدال آپ کی اولاد میں سے ہیں۔ رائے بریلی کا ایک علاقہ آپ ہی کے نام پر دائرہ شاہ علم اللہ کہلاتا ہے۔ حضرت شاہ علم اللہ عہد عالمگیری کے مشہور شیخ طریقت اور متبع سنت بزرگ تھے۔ آپ حضرت سید آدم بنوریؒ (خلیفہ حضرت مجدد الف ثانیؒ) کے اجل خلفاء میں سے ہیں۔ حضرت سید احمد شہیدؒ آپ کی پانچویں پشت میں ہوئے ہیں۔

حضرت سید احمد شہیدؒ:

آپ کا اسم گرامی کسی تعارف کا محتاج نہیں۔ آپ تیرھویں صدی ہجری کے مجدد، مجاہد اعظم اور اعلیٰ درجہ کے شیخ طریقت اور عارف باللہ تھے۔ آپ حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلویؒ سے بیعت ہوئے۔ انہوں نے آپ سے فرمایا: ''آپ کے خاندان میں تو منصب ولایت موروثی ہے امید ہے کہ آپ بھی اپنے آباؤ اجداد کی طرح منزل مقصود پر فائز ہوں گے۔'' ایک موقع پر آپ کی بلند ہمتی دیکھ کر حضرت شاہ عبدالقادر محدث دہلویؒ نے آپ کو حضرت شاہ عبدالعزیزؒ سے مانگ لیا اور آپ حسب الحکم شیخ، حضرت شاہ عبدالقادرؒ کے پاس رہنے لگے اور ان کی تعلیم تلقین کے مطابق ذکر و اذکار کرنے لگے۔ آخر

کا وہ وقت آیا جب پیر صحبت شاہ عبدالقادرؒ نے آپ کو حضرت شاہ عبدالعزیزؒ کی خدمت میں یہ کہہ کر پیش کیا کہ: "سید احمد حاضر ہیں انہیں دیکھ لیجئے اور پرکھ لیجئے۔" حضرت شاہ عبدالعزیزؒ نے جواباً فرمایا کہ انہیں بیعت کی اجازت دیدو۔ حضرت شاہ عبدالقادرؒ نے فرمایا کہ نہیں حضرت! اجازت تو آپ دیں گے اور ان سے سلسلہ بھی آپ کا چلے گا۔ چنانچہ حضرت شاہ عبدالعزیزؒ نے آپ کو بیعت کی اجازت دیدی۔

خلافت ملنے کے بعد آپ اپنے وطن رائے بریلی تشریف لے گئے۔ آٹھ برس بعد آپ دوبارہ مرشد کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ شیخ الاسلام حضرت مولانا سید حسین احمد مدنیؒ آپ کے اس وقت کے حالات کے بارے میں بہت عجیب بات تحریر فرماتے ہیں:

"اس آٹھ برس کی غیوبت میں سید (احمد) صاحب نے اس قدر روحانی ترقی کرلی تھی کہ ان کی روحانی نسبت ان کے مرشدوں سے بھی بالاتر ہوگئی تھی۔ مولانا محمد یعقوب صاحب (برادر شاہ محمد اسحاق صاحبؒ و نواسہ شاہ عبدالعزیز صاحبؒ) فرمایا کرتے تھے:

"شاہ عبدالعزیز صاحب کی توجہ کی تاثیر ہلکی بارش کی طرح ہوتی ہے اور حضرت سید صاحب کی مثال لوہے کی پھونکی سے دینی چاہئے جو کہ فوارہ کی طرح قلب پر پڑتی ہے۔"

اسی بنا پر حضرت شاہ عبدالعزیز صاحب اور حضرت شاہ عبدالقادر صاحب نے اپنے اعزاء واحباب کو اپنے بجائے سید صاحب علیہ الرحمۃ کی طرف رجوع کرنے کی ہدایت فرمائی۔ چنانچہ حضرت مولانا شاہ محمد اسماعیل صاحب شہید (باوجود سید صاحب سے تقریباً دس برس بڑے ہونے اور علوم ظاہرہ میں بہت زیادہ ماہر ہونے کے) نیز حضرت مولانا عبدالحی صاحب' مولانا وجیہ الدین صاحب' مولانا محمد یوسف صاحب' نبیرہ شاہ اہل اللہ صاحب وغیرہ حضرات سید صاحب سے بیعت ہوگئے۔" (نقش حیات صفحہ: ۲۵)

نیز فرماتے ہیں:

"ان حضرات کا اور شاہ صاحب کے تمام خاندان کا سید صاحب سے بیعت ہوجانا اور حلقہ ارادت میں داخل ہونا معمولی بات نہ تھی نہ باطنی حیثیت سے اور نہ ظاہری حیثیت سے۔ اگر روحانی طاقت اور نسبت باطنیہ کی قوت معمولی ہوتی تو یہ علماء کرام جو کہ نہ صرف دہلی کے چوٹی کے علماء تھے بلکہ تمام ہندوستان کے ممتاز اور سربرآوردہ علماء تھے اور اسی طرح اصحاب باطن میں شاہ عبدالعزیز صاحب اور شاہ عبدالقادر صاحب دونوں اس زمانہ میں انتہائی درجہ کے اشخاص میں سے شمار کئے جاتے تھے' ان کا اپنے مریدوں اور اولاد کو سید صاحب کے سپرد کردینا بخوبی دلالت کرتا ہے کہ سید صاحب باطنی کمالات اور روحانی نسبت میں غیر معمولی طاقت کے مالک ہیں۔" (نقش حیات صفحہ: ۲۵'۲۶)

ایک اہم بات یہ ہے کہ اس طرح شیخ کا اپنے تمام متعلقین کو اپنے کسی بڑے خلیفہ کے سپرد کردینا جب بھی ہوا خصوصاً جبکہ شیخ نے قولی یا فعلی طور پر بھی اس خلیفہ کو اپنے سے برتر قرار دیا ہو تو اکثر حالتوں میں وہ خلیفہ صدی کا مجدد ہوا۔ حضرت خواجہ باقی باللہ کا حضرت مجدد الف ثانیؒ کے بارے میں اور حضرت حاجی امداداللہ مہاجر مکیؒ کا حضرت مولانا رشید احمد گنگوہیؒ کے بارے میں تاثر اس کی دلیل ہے۔

حضرت سید احمد شہیدؒ کے انفاس طیبات کی برکت سے بلاشبہ لاکھوں بندگان خدا کی اصلاح ہوئی' شرک خفی وجلی کا انسداد ہوا' رسوم جاہلیت کی اصلاح ہوئی' عقائد' اعمال اور اخلاق درست ہوئے' جہاد کی تلقین اور دعوت کے لئے زمین تیار ہوئی۔ آپ نے جذبہ جہاد کو مسلمانوں کے دلوں میں دوبارہ زندہ کیا۔ اسی فریضہ جہاد کی ادائیگی کے دوران بالاکوٹ کے محاذ پر آپ نے جام شہادت نوش فرمایا۔

حضرت سید احمد شہیدؒ مشاہیر مشائخ میں سے ہیں۔ آپ کا سلسلہ بیعت اتنا پھیلا اور اتنی تعداد میں علماء' مشائخ اور عوام آپ کے حلقے میں داخل ہوئے کہ اس کا کوئی شمار نہیں۔ بلاشبہ اس وقت روئے زمین پر شاید کوئی بھی خطہ ایسا نہ ہو جہاں آپ کے سلسلہ کے مشائخ اور مریدین موجود نہ ہوں۔ آپ ہی کے جذبہ جہاد نے حضرت حاجی امداداللہ مہاجر مکیؒ (جو تین برس کی عمر میں آپ کی گود میں دیئے گئے تھے اور آپ نے انہیں بیعت تبرک میں قبول فرمایا تھا)' حضرت حافظ ضامن شہیدؒ حضرت مولانا محمد قاسم نانوتویؒ اور حضرت مولانا رشید احمد گنگوہیؒ کی شکل میں شاملی کے میدان میں

ختم نبوۃ

انگریزوں کے مقابلہ میں میدان جہاد آراستہ کیا' آپ ہی کی گرمی نفس نے دارالعلوم دیوبند کی شکل میں جنم لیا اور اسلام دشمن قوتوں کے مقابلہ کے لئے ایک باقاعدہ مرکز کی شکل اختیار کی' آپ کے سلسلہ بیعت میں مشاہیر مشائخ اور وقت کے اقطاب و ابدال داخل تھے جن میں علاوہ حضرات مذکورہ بالا کے حضرت حاجی عبدالرحیم ولایتیؒ (جو حضرت حاجی امداداللہ مہاجر مکیؒ کے دادا پیر ہیں)' حضرت میاں جی نور محمد جھنجھانویؒ (جو حضرت حاجی امداداللہ مہاجر مکیؒ کے شیخ و مرشد ہیں) اور حضرت مولانا مفتی الٰہی بخش کاندہلویؒ (خاتم مثنوی) سرفہرست ہیں۔

حضرت مولانا سیّد عبدالسلام واسطیؒ:

آپ حضرت شاہ احمد سعید مجددی دہلویؒ کے خلیفہ اجل ہیں۔ ہسوہ ضلع فتح پور میں آپ کی رہائش تھی۔ آپ حضرت سیّد احمد شہیدؒ کے خاندان سے تعلق رکھتے ہیں۔ حضرت مولانا سیّد ابوالحسن علی ندویؒ آپ کی عم زاد کے پوتے ہیں۔ حضرت مولانا سیّد ابوالحسن علی ندویؒ کے والد ماجد حضرت مولانا حکیم سیّد عبدالحی حسنیؒ آپ کے خلیفہ مجاز ہیں۔

حضرت شاہ ضیاء النبیؒ:

آپ حضرت مولانا سیّد ابوالحسن علی ندویؒ کی دادی کے عم زاد تھے۔ آپ کے خلفاء میں حضرت مولانا حکیم سیّد عبدالحی حسنیؒ اور حضرت مولانا سیّد محمد امین نصیر آبادیؒ مشہور ہیں۔

حضرت مولانا سیّد فخر الدینؒ:

آپ حضرت مولانا حکیم عبدالحی حسنیؒ کے والد ماجد اور حضرت مولانا سیّد ابوالحسن علی ندویؒ کے جد امجد ہیں۔ آپ کو چاروں مشہور سلاسل میں خلافت و اجازت حاصل تھی اور آپ نے اپنے صاحبزادے حضرت مولانا حکیم سیّد عبدالحی حسنیؒ کو بھی سلاسل اربعہ میں اجازت وخلافت عطا فرمائی۔

حضرت مولانا سیّد محمد امین نصیر آبادیؒ:

آپ حضرت سیّد احمد شہیدؒ کے سلسلے کے ایک شیخ طریقت' مصلح اور داعی ہیں۔ آپ بیعت غالباً حضرت مولانا خواجہ سیّد احمد نصیر آبادیؒ سے تھے لیکن اجازت و خلافت حضرت مولانا شاہ ضیاء النبیؒ سے حاصل تھی۔ اللہ تعالیٰ نے بڑی دینی وجاہت اور دبدبہ عطا فرمایا تھا۔ آپ کا سلسلہ بیعت رائے بریلی' پرتاب گڑھ' سلطان پور اور اعظم گڑھ میں پھیلا ہوا تھا اور ہزاروں مسلمان آپ کے دست حق پرست پر بیعت تھے۔

مولانا شاہ بدرالدین پھلواریؒ:

آپ پھلواری (بہار' ہندوستان) کی خانقاہ مجیبیہ کے سجادہ نشین تھے اور مولانا شاہ علی حبیبؒ سے مستفید تھے۔

حضرت مولانا شاہ سلیمان پھلواریؒ:

آپ حضرت مولانا عبدالحی فرنگی محلیؒ اور حضرت مولانا احمد علی محدث سہارنپوریؒ کے شاگرد رشید ہیں۔ حضرت شاہ فضل رحمٰن گنج مراد آبادیؒ کی خدمت میں حاضر ہوکر ان سے سند لی۔ حضرت سیّد عبدالرحمٰن الحقؒ سجادہ نشین خانقاہ حضرت شاہ عبدالقادر جیلانیؒ سے آپ کو اپنے جدی سلسلے قادریہ کی اجازت حاصل ہوئی۔ سلسلہ عالیہ چشتیہ کی خلافت حضرت خواجہ سلیمان تونسویؒ کے خلیفہ حضرت مولانا قدرت اللہ سے حاصل ہوئی۔ آپ حضرت حاجی امداداللہ مہاجر مکیؒ کی خدمت میں مکہ مکرمہ حاضر ہوئے اور ان سے بیعت ہوئے۔ حضرت حاجی امداداللہ مہاجر مکیؒ نے آپ کو اپنی اجازت وخلافت سے بھی مشرف فرمایا۔ طریقت کی تعلیم اپنے خسر حضرت علی حبیب پھلواریؒ سے حاصل کی۔

حضرت مولانا حکیم سیّد عبدالحی حسنیؒ:

آپ کا نام ''سیّد احمد'' رکھا گیا' لیکن مشہور ''عبدالحی'' کے نام سے ہوئے۔ آپ مفکر اسلام حضرت مولانا سیّد ابوالحسن علی ندویؒ کے والد ماجد ہیں۔ آپ حدیث میں شیخ حسین بن محسن انصاری یمانی کے شاگرد ہیں۔ نیز حضرت مولانا شاہ فضل رحمٰن گنج مراد آبادیؒ اور حضرت مولانا قاری عبدالرحمٰن پانی پتیؒ سے بھی آپ کو اجازت حدیث حاصل ہے۔

آپ کو اپنے خسر حضرت شاہ ضیاء النبیؒ' اپنے والد ماجد حضرت مولانا سیّد فخر الدینؒ اور حضرت حکیم امین الدین کنتھویؒ (خلیفہ حضرت شاہ عبدالسلامؒ' جو مجاز بیعت ہیں حضرت شاہ احمد سعید مجددی دہلویؒ کے) سے چاروں سلاسل تصوف میں خلافت و اجازت بیعت حاصل ہوئی۔

اس زمانہ میں سیّد الطائفہ حضرت حاجی امداداللہ مہاجر مکیؒ ہجرت فرما کر مکہ معظمہ تشریف لے جاچکے تھے۔ آپ نے حضرت حاجی صاحبؒ سے بذریعہ خط سلسلہ عالیہ چشتیہ صابریہ اور سلسلہ عالیہ نقشبندیہ احمدیہ میں بیعت غائبانہ کے ذریعہ داخل ہونے کی درخواست پیش کی۔ حضرت حاجی صاحب نے اس خط کے جواب میں آپ کو بیعت کرلیا اور

آپ کو اجازت وخلافت عطا فرمائی۔

حضرت پیر مہر علی شاہ گولڑویؒ:

آپ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کی اولاد میں سے ہیں۔ حضرت مولانا احمد علی محدث سہارنپوریؒ سے آپ کو سند حدیث حاصل تھی۔ آپ اولاً خواجہ شمس الدین سیالویؒ سے بیعت ہوئے اور ان کے خلیفہ مجاز ہوئے۔ سفر حجاز کے موقع پر آپ کو مکہ مکرمہ میں قطب العالم سید الطائفہ حضرت اقدس حاجی امداداللہ مہاجر مکیؒ نے اجازت وخلافت عطا فرمائی۔ اس کے علاوہ آپ کو اپنے والد ماجد سید نذر دین صاحب سے سلسلہ قادریہ میں خلافت حاصل تھی۔ آپ کے بارہ خلفاً کے نام ملتے ہیں۔ امیر شریعت حضرت سید عطاً اللہ شاہ بخاریؒ اولاً آپ ہی سے بیعت ہوئے تھے۔

آپ کے زمانہ میں لعین ابن لعین لعین قادیان مرزا غلام احمد قادیانی نے دعویٰ نبوت کیا۔ آپ نے اس کے فتنے کا ڈٹ کر مقابلہ کیا اور کئی کتابیں فتنہ قادیانیت کی تردید کے لئے تالیف فرمائیں جن میں ''سیف چشتیائی'' اور ''شمس الہدایہ'' قابل ذکر ہیں۔

حضرت سید ابوسعید لکھنویؒ:

آپ حضرت سید احمد شہیدؒ کے خاندان سے تھے۔ آپ کا نام آپ کے جد امجد حضرت سید شاہ ابوسعیدؒ کے نام پر رکھا گیا تھا جو حضرت سید احمد شہیدؒ کے حقیقی نانا تھے اور ان کا شمار حضرت شاہ ولی اللہؒ کے خواص اصحاب میں ہوتا تھا۔

حضرت سید ابوسعید لکھنویؒ حضرت اقدس حاجی امداداللہ مہاجر مکیؒ سے عقیدت ومحبت کا تعلق رکھتے تھے اور حضرت حاجی امداداللہ مہاجر مکیؒ کے بعض خطوط میں ان کا تذکرہ ملتا ہے۔

حضرت مولانا سید محمد علی مونگیریؒ:

آپ بانی دارالعلوم ندوۃ العلماً لکھنؤ ہیں۔ آپ حضرت مولانا شاہ فضل رحمٰن گنج مرادآبادیؒ سے بیعت ہوئے اور ان کی جانب سے شرف خلافت سے سرفراز کئے گئے۔ خانقاہ مونگیر کے ذریعہ آپ کا فیض آپ کے صاحبزادگان کے واسطے سے بھی جاری ہے۔ آپ قادیانیت کے فتنہ کے خلاف تیغ برہنہ تھے۔ آپ اور آپ کے متعلقین نے اس حوالے سے نہایت گراں قدر خدمات انجام دی ہیں۔ آپ ''ابواحمد رحمانی'' کے نام سے بھی جانے جاتے ہیں۔

حضرت مولانا سید ظہور الاسلام فتح پوریؒ:

آپ بھی ہسوہ ضلع فتح پور سے تعلق رکھتے تھے۔ آپ مشہور بزرگ حضرت مولانا شاہ فضل رحمٰن گنج مرادآبادیؒ کے خلیفہ مجاز ہیں۔

حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالعلیؒ:

آپ حضرت مولانا حکیم سید عبدالحئی حسنیؒ کے بڑے صاحبزادے ہیں۔ آپ دارالعلوم دیوبند سے فارغ التحصیل اور حضرت شیخ الہندؒ کے تلمیذ رشید تھے۔ آپ حضرت شیخ الہندؒ سے بیعت ہونا چاہتے تھے لیکن ان کی اسارت مالٹا کی وجہ سے اس کی نوبت نہ آسکی۔ ان کی وفات کے بعد آپ نے ان کے معتمد خاص شیخ الاسلام حضرت اقدس مولانا سید حسین احمد مدنی نوراللہ مرقدہ سے بیعت واصلاح کا تعلق قائم کیا۔

امیر شریعت حضرت سید عطاً اللہ شاہ بخاریؒ:

یہ اس ہستی کا تذکرہ ہے جس کے ہاتھ پر اللہ نے دجال قادیان اور مسیلمہ پنجاب مرزا غلام احمد قادیانی جیسے لعین کے فتنے کی سرکوبی مقدر کر رکھی تھی۔ یہ اس شخص کا ذکر ہے جس کے ہاتھ پر خاتم المحدثین، امام العصر، حضرت اقدس علامہ انور شاہ کشمیری نوراللہ مرقدہ جیسی یگانہ روزگار ہستی نے بیعت جہاد کی اور انہیں ''امیر شریعت'' کا خطاب دے کر قادیانیوں کے مقابل ایک ایسا ''خالد هذه العصر'' میدان جنگ میں اتارا جس کی تیغ لسان کی کاٹ کا قادیانیوں کے پاس کوئی جواب نہیں تھا۔ یہ علماً اسلام کی ایک ایسی تلوار کا تذکرہ ہے جسے علماً کرام نے فتنہ قادیانیت کے خلاف سونت رکھا تھا۔

حضرت اقدس سید عطاً اللہ شاہ بخاری نوراللہ مرقدہ ایک واعظ خوش بیان، ایک مقرر بے بدل اور ایک عظیم رہنما ہی نہیں تھے بلکہ تصوف وسلوک کی فضاؤں کے بھی شہباز تھے۔ آپ نے پہلی بیعت حضرت پیر مہر علی شاہ گولڑویؒ سے کی۔ ان کے بعد آپ نے اپنا روحانی واصلاحی تعلق مرشد دوراں، قطب الارشاد حضرت اقدس شاہ عبدالقادر رائے پوریؒ سے جوڑا اور یہ تعلق اتنا قوی ہوتا چلا گیا کہ اس کی برکت سے آپ نے تصوف وسلوک کے وہ تمام مقامات طے کر لئے جن پر فائز ہونے والا شخص مرشد کامل کے نزدیک اس قابل ہو جاتا ہے کہ دوسروں کی روحانی رہنمائی کا فریضہ انجام دے سکے۔ اس تکمیل سلوک کے بعد حضرت رائے پوریؒ نے آپ کو اجازت بیعت سے سرفراز فرمایا۔ چنانچہ آپ محدود پیمانے پر بیعت وارشاد بھی فرماتے رہے۔

حضرت سید عطاً اللہ شاہ بخاریؒ کو اللہ تعالیٰ نے فتنہ قادیانیت کی سرکوبی کے لئے انجام دی جانے

والی خدمات پر اتنا نوازا کہ امام الاولیا حضرت مولانا احمد علی لاہوریؒ فرمایا کرتے تھے کہ شاہ جیؒ ولی کامل ہیں لیکن انہوں نے اپنے آپ کو چھپایا ہوا ہے۔ بعض حضرات کے نزدیک ہر ولی کو ایک حجاب عطا ہوتا ہے۔ اگر یہ بات درست ہے تو حضرت سیّد عطا اللہ شاہ بخاریؒ کو حجابات عطا ہوئے تھے جن کی وجہ سے مخلوق ان کے باطنی درجات کا ادراک کرنے سے عاجز رہی' وہ مزاح کے پردے میں چھپے رہے' کوئی انہیں واعظ و مقرر اور کوئی لیڈر سمجھتا رہا' لیکن ان کی اصلیت اور ان کا باطنی کمال اس وقت ظاہر ہوا جب ان کی وفات کی اطلاع ان کے پیرو مرشد حضرت اقدس شاہ عبدالقادر رائے پوریؒ کو پہنچی تو حضرت رائے پوریؒ یہ اطلاع سن کر رو پڑے' شیخ کا یہ رونا شاہ صاحبؒ کے قرب عنداللہ اور قرب عندالشیخ کے اعلیٰ مقامات کا کچھ کچھ پتہ دیتا ہے۔ حضرت قاری محمد طیب قاسمیؒ نے حضرت شاہ صاحبؒ کے بارے میں لکھا ہے اور بالکل صحیح لکھا ہے کہ شاہ صاحبؒ حضرت رائے پوری کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے "مرید" ہونے کے لئے لیکن "مراد" بن گئے۔ حضرت قاری محمد طیب قاسمیؒ نے لکھا ہے جس کا مفہوم ہے کہ بعد تکمیل سلوک جن بزرگوں پر بغض فی اللہ کا غلبہ ہوتا ہے' ان کی حیثیت جارحہ الٰہی کی ہوتی ہے' جس کی مثال میں انہوں نے حضرت مدنیؒ کو پیش کیا ہے کہ وہ انگریزوں کے خلاف گویا جارح الٰہیہ تھے' ہم یہاں حضرت قاری صاحبؒ کے اس نکتہ معرفت سے استفادہ کرتے ہوئے یہ کہنا چاہیں گے کہ فتنہ قادیانیت کے خلاف حضرت شاہ صاحبؒ کی حیثیت گویا جارحہ الٰہیہ کی تھی' جس نے قادیانیت کا قلع قمع کر کے اسے بیخ و بن سے اکھاڑ پھینکا اور مسلمانوں کو اس فتنے سے محفوظ رکھا۔ جیسا کہ ہم نے لکھا ہے کہ مخلوق حضرت شاہ صاحبؒ کے باطنی کمالات سے غافل رہی بلکہ حق یہ ہے کہ بعض خواص بھی آپ کے درجات کے ادراک سے قاصر رہے۔

حضرت مولانا سیّد ابوالحسن علی ندویؒ:

آپ حضرت مولانا حکیم سیّد عبدالحیٔ حسنیؒ کے چھوٹے صاحبزادے ہیں۔ آپ عموماً "مولانا علی میاں" کے نام سے پہچانے جاتے ہیں۔ انتہائی بلند پایہ عالم' مفکر اور مصنف تھے۔ آپ نے حضرت مولانا احمد علی لاہوریؒ سے دورہ تفسیر پڑھا اور انہی کے ایما پر حضرت خلیفہ غلام محمد دین پوریؒ سے سلسلہ قادریہ راشدیہ میں بیعت کر کے اذکار کی تعلیم حاصل کی۔ حضرت خلیفہ صاحبؒ کے وصال کے بعد آپ نے اپنا اصلاحی تعلق حضرت مولانا احمد علی لاہوریؒ سے قائم کر لیا اور ان کی جانب سے خلافت و اجازت سے سرفراز ہوئے۔ بعد ازاں آپ قطب الارشاد حضرت اقدس شاہ عبدالقادر رائے پوریؒ کی مجالس میں حاضر ہونے لگے۔ حضرت رائے پوریؒ نے آپ کو چاروں سلسلوں خصوصاً حضرت سیّد احمد شہیدؒ کے سلسلے میں اجازت و خلافت عطا فرمائی۔ آپ اپنی وفات تک دارالعلوم ندوۃ العلماء کے ناظم رہے۔ آپ کے خلفا میں حضرت مولانا عبدالرشید نعمانی' حضرت مولانا محمد رابع حسنی ندوی' حضرت عبدالکریم پاریکھ جیسے حضرات کے اسمائے گرامی ملتے ہیں۔

حضرت مولانا سیّد محمد ثانی حسنیؒ:

آپ حضرت اقدس شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا مہاجر مدنی نور اللہ مرقدہ کے خلیفہ مجاز اور حضرت مولانا سیّد ابوالحسن علی ندویؒ کے خواہر زادہ ہیں۔ آپ بے مثال مصنف تھے۔ آپ کی تالیفات میں حضرت اقدس مولانا خلیل احمد سہارن پوریؒ کی سوانح "حیات خلیل" اور حضرت جی مولانا محمد یوسف دہلویؒ کی سوانح "سوانح یوسفی" بھی شامل ہیں۔

حضرت مولانا سیّد محمد رابع حسنی مدظلہ:

آپ بھی حضرت مولانا سیّد ابوالحسن علی ندویؒ کے خواہر زادہ اور انہی کے خلیفہ مجاز ہیں۔ آج کل آپ دارالعلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ کے ناظم ہیں۔

بقیہ اخبار عالم

پرامن حالات خراب ہو سکتے ہیں۔ علماء کے وفد کو یقین دلایا گیا کہ ایسے کسی بھی پروگرام کو اجازت نہیں ہوگی۔ علماء کرام نے اس موقع پر یقین دلایا کہ اسلام آباد کے امن کو برقرار رکھنے کے لئے ہم ہر قسم کا تعاون کریں گے' یہ ہم سب کا مشترکہ مقصد ہے کہ پرامن حالات کو کسی بھی صورت میں خراب نہ ہونے دیا جائے۔ اس موقع پر انتظامیہ کے نام ایک تحریری یادداشت بھی پیش کی گئی' جس کی نقول وزیر داخلہ' سیکرٹری داخلہ' سیکرٹری مذہبی امور اور وزیر قانون کو بھی ارسال کی گئی ہیں۔

ایک قادیانی کا قبول اسلام

گوجرانوالہ (رپورٹ: سیّد احمد حسین زید)

چار چک رسالہ شرقپور روڈ ضلع شیخوپورہ کے ایک قادیانی فلک شیر ولد دوست محمد نے اسلام کی حقانیت سے متاثر ہو کر مرزا غلام احمد قادیانی کی جعلی نبوت پر لعنت بھیجتے ہوئے جامعہ اسلامیہ تعلیم القرآن جلالپور بھٹیاں ضلع حافظ آباد کے مہتمم مولانا عابد الرحمٰن وٹو کے ہاتھ پر اسلام قبول کر لیا۔

ختم نبوۃ

اخبار عالم پر ایک نظر

ناموس رسالت اور عقیدۂ ختم نبوت کا ہر قیمت پر تحفظ کریں گے: عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پشاور

پشاور (رپورٹ: قاضی احسان احمد) ناموس رسالت اور عقیدۂ ختم نبوت کا ہر قیمت پر تحفظ کریں گے' قادیانی ہمیشہ کی طرح اس مرتبہ بھی مسلمانوں کو دھوکہ دینے میں ناکام رہے۔ یہ واقعہ پشاور کا ہے جہاں پر ایک مسلمان خاتون محترمہ ڈاکٹر نرگس صاحبہ اپنی مسلمان بہنوں کے لئے ہفتہ وار درس قرآن کا اہتمام کرتی ہیں اور رمضان المبارک میں روزانہ درس قرآن کا معمول ہے۔ اس دوران کچھ مسلمان عورتوں کے ذریعہ سے چند قادیانی عورتیں بھی ان کے پاس آئیں اور ان سے کہا کہ آپ ہم سے بات کریں' ہم لوگ مسلمان ہیں' ہم بھی آپ کی طرح نماز پڑھتے ہیں وغیرہ وغیرہ (یہ قادیانیوں کا دھوکہ دینے کا ایک انداز ہے) ڈاکٹر نرگس صاحب باوجود ایک مذہبی خاتون ہونے کے قادیانیت کے مکروفریب کے متعلق زیادہ معلومات نہیں رکھتی تھیں' تاہم انہوں نے اپنے جذبہ ایمانی کے پیش نظر فوری طور پر اپنے امام مسجد صاحب سے رابطہ کیا' امام صاحب نے اپنے والد گرامی سے اور انہوں نے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پشاور کے مرکزی رہنماؤں سے رابطہ کیا اور اس مسئلہ کی سنگینی سے ان کو آگاہ کیا۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پشاور کے امیر جناب حضرت مولانا مفتی شہاب الدین صاحب' مولانا نورالحق نور صاحب' جناب نظام اللہ صاحب' جناب بھائی عنایت صاحب نے فوری طور پر ڈاکٹر نرگس صاحبہ سے رابطہ کیا اور مرزائیت کے تمام مکروفریب سے انہیں آگاہ کیا۔ اس کے علاوہ مولانا نورالحق نور صاحب نے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی دفتر ملتان سے رابطہ کیا اور حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب کی تشریف آوری کی خواہش ظاہر کی' مگر مولانا اپنی پہلے سے طے شدہ جماعتی مصروفیات کی وجہ سے فوری طور پر انہیں وقت نہ دے سکے' اس لئے انہیں اسلام آباد دفتر سے رابطہ کا کہا گیا۔ چنانچہ اسلام سے مولانا مفتی محمود الحسن اور راقم پشاور کے سفر پر روانہ ہوئے اور نماز مغرب کے قریب پشاور پہنچے' نماز ادا کی اور مولانا نورالحق نور صاحب کے ہمراہ ڈاکٹر نرگس صاحبہ کی رہائش گاہ پر چلے گئے۔ تمام حسن انتظام کے ساتھ ڈاکٹرنی صاحبہ خدام ختم نبوت کی تشریف آوری کی منتظر تھیں' پہنچتے ہی مقصد اصلی کی طرف توجہ کی گئی اور جناب حضرت مولانا مفتی محمود الحسن صاحب نے بیان شروع فرمایا اور خوب احسن انداز سے مسائل ان کے سامنے رکھے' تقریباً دس بجے نشست ختم ہوئی۔ اگلے روز صبح ۹ بجے دوبارہ ڈاکٹرنی صاحبہ کی رہائش گاہ پر حاضری ہوئی تو راقم کو بیان کرنے کا کہا گیا' تقریباً ظہر کی نماز تک راقم کا فتنہ قادیانیت کی سرکوبی کے موضوع پر بیان ہوا' بعد نماز ظہر دوبارہ بیان کا سلسلہ شروع ہوا اور عورتوں کی کافی بڑی تعداد نے شرکت کی' الحمدللہ! مسلمان عورتیں جو قادیانیت کے متعلق بالکل معلومات نہیں رکھتی تھیں' اب اس قابل ہوگئیں کہ ان کو قادیانیت کے دجل وفریب کا بخوبی علم ہوگیا۔ اگلے روز قادیانی عورتوں اپنے وقت مقررہ پر آگئیں اور انہوں نے ہماری مسلمان بہنوں سے بات چیت شروع کی۔ الحمدللہ! ہماری مسلمان بہنوں نے بہت اچھے انداز سے قادیانیوں کی طرف سے آنے والی عورتوں کے دجل وفریب کا مقابلہ کیا اور قادیانی عورتوں کو چند لمحوں میں اپنی بات کو تبدیل کرنے پر مجبور کردیا' مختلف موضوعات قادیانی عورتیں زیر بحث لاتی رہیں لیکن مسلمان خواتین نے بھرپور انداز میں ان کی غلط بیانوں کا مقابلہ کیا۔ قادیانی عورتوں میں سے ایک عورت نے قرآن کریم کی ایک آیت غلط پڑھی' اس پر قادیانی عورتوں کو سختی سے روکا گیا کہ آپ قرآن غلط

www.amtkn.com www.facebook.com/amtkn313 www.emaktaba.info

پڑھتے رہتیں ہیں' لہٰذا آپ کو ہم اس بات کی اجازت نہیں دیں گے کہ آپ قرآن غلط پڑھیں۔ بہرکیف کچھ دیر انہوں نے اپنی بات کی مگر وہ زیادہ دیر چل نہ سکیں بعدازاں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ڈپٹی سیکریٹری مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی صاحب نے بہت جاندار قسم کا بیان کیا اور قادیانیوں کے ان تمام اعتراضات کا جواب دیا' قادیانیوں نے جوان قادیانی عورتوں کی معرفت اس مجلس میں مسلمان عورتوں کے سامنے رکھے۔ اس پروگرام میں مسلمان عورتوں کی کافی بڑی تعداد نے شرکت کی اور عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے کام کرنے پر کمربستہ ہونے کا عزم کیا۔ یہ دیکھ کر قادیانی عورتیں بھاگ نکلی' ان سے کہا گیا کہ گفتگو کے لئے کوئی وقت طے کریں مگر وہ نہ مانیں۔ ۱۷/اپریل کو حضرت مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی سے پشاور میں خواتین کے اجتماع سے خطاب کرنے کے لئے وقت لیا گیا۔

جامع مسجد زید بن ثابت رضی اللہ عنہ میں اس پروگرام کا اہتمام کیا گیا تھا' جہاں خواتین کا بھرپور اجتماع تھا۔ رب کریم اس پروگرام کے تمام منتظمین کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ دور دیوار کو خوبصورت بینروں کے ذریعہ سے سجایا گیا' لٹریچر اور مجلس کی تمام مطبوعات کے اسٹال لگائے گئے اور پروگرام حسب وقت شروع ہوا۔ مدرسہ کے نوجوان قاری صاحب نے تلاوت قرآن کی اور اس کے بعد مدرسہ کے مہتمم اور مسجد کے خطیب جناب مولانا عبدالبصیر شاہ صاحب نے افتتاحی کلمات میں تمام مسلمان خواتین کو خراج تحسین پیش کیا اور ان کی آمد کا شکریہ ادا کیا اور اس مسئلہ کی اہمیت کے ان کے اس جذبہ کی تحسین کی۔ اس کے بعد راقم (قاضی احسان احمد) کو بیان کرنے کا حکم ہوا' چنانچہ عقیدۂ ختم نبوت کے موضوع پر راقم کا بیان ہوا اور ان تمام عورتوں کی تشریف آوری بالخصوص ڈاکٹر نرگس صاحبہ کی محنت پر روشنی ڈالی گئی۔ اس کے بعد صدر محفل خطیب شیریں بیان حضرت مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے بہت اچھے انداز میں بیان کیا اور عورتوں کی طرف سے کئے گئے سوالات کے جوابات دیئے اور اس کے بعد پشاور مجلس کے امیر حضرت مفتی شہاب الدین صاحب نے پشتو زبان میں مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی کے بیان کا ترجمہ کیا۔

آخر میں ہم اس بات کا ذکر کرنا مناسب سمجھتے ہیں کہ ہم اس پرگرام کو یہاں تک لانے میں اہم کردار ادا کرنے پر ڈاکٹر نرگس صاحبہ کا شکریہ ادا کرتے ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ رب کریم ان کی اس محنت کو قبول فرمائے اور آئندہ ان کو اس موضوع پر اس سے زیادہ کام کرنے کی توفیق نصیب فرمائے اور ساتھ ساتھ اپنی دوسری بہنوں سے گزارش کرتے ہیں کہ وہ ان کے اس جذبہ سے سبق حاصل کرتے ہوئے اس عظیم مشن کو اپنے حلقہ احباب میں متعارف کرانے کی کوشش کریں' رب کریم ہم سب کا حامی وناصر ہو۔ (آمین)

وہائٹ ہاؤس میں اسلام کی توہین کرنے والے متعصب عیسائی رہنماؤں کا اجتماع

واشنگٹن (نمائندہ خصوصی) امریکی صدر کی رہائش گاہ وہائٹ ہاؤس میں گزشتہ دنوں ایسے متعصب عیسائی رہنماؤں کو ایک اجتماع میں مدعو کیا گیا' جو اسلام اور مسلمانوں کے بارے میں اکثر و بیشتر توہین آمیز اور شرانگیز کلمات ادا کرتے رہتے ہیں۔ مدعو کئے گئے افراد میں جیری فال ویل نمایاں تھے جو گزشتہ برس حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات کے بارے میں انتہائی توہین آمیز ریمارکس استعمال کرنے کی وجہ سے مسلمانوں کی جانب سے توہین رسالت کے مرتکب ٹھہرائے گئے تھے۔ دوسرے مہمانوں میں ریڈیو پر پروگرام کرنے والے مارلن ماؤڈکس بھی شامل تھے جن کے خیال میں اسلام اور دہشت گردی کے درمیان ناقابل تردید تعلق پایا جاتا ہے۔ علاوہ ازیں جنوبی بیپٹسٹ کنونشن کا سربراہ بھی ان میں شامل تھا' جو عراقی عوام کے لئے خوراک کے ایسے پیکٹ بھجوارہا ہے' جن پر یہ تحریر ہے کہ: ''عظمت وصداقت کا سرچشمہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہیں' سچائی پر مبنی مذہب صرف مسیحیت ہے۔'' علاوہ ازیں ایک ایسے عیسائی رہنما نے بھی اس اجتماع میں شرکت کی جس کا دعویٰ ہے کہ عراقی عوام کو انجیل کی اشد ضرورت ہے۔

ایک قادیانی کا قبول اسلام

سکھر (نمائندہ خصوصی) گزشتہ دنوں ایک قادیانی نعمت اللہ ولد احمد بخش عرف شیر احمد نے قاری خلیل احمد کے ہاتھ پر اسلام قبول کرلیا' اس موقع پر اس نے ایک حلفیہ بیان کے ذریعہ اقرار کیا کہ اب جبکہ اس نے دین اسلام کا مطالعہ کیا ہے تو اسے قادیانی مذہب کے بارے میں مکمل معلومات حاصل ہوگئیں۔ انہوں نے کہا کہ مجھ پر واضح ہوگیا کہ مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کے پیروکار دعویٰ نبوت کرنے کی وجہ سے دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔ میں خالصتاً حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو آخری نبی مانتا ہوں اور یہ کہ آپ کے بعد جو بھی نبوت کا دعویٰ کرے وہ جھوٹا' دجال اور کذاب ہوگا۔ میرا آج سے قادیانی گروپ سے یا لاہوری گروپ سے کسی قسم کا واسطہ اور تعلق نہیں ہے۔

میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے آج سے پکا سچا مسلمان ہوں۔اس موقع پر آغا سید محمد شاہ مولانا محمد حسین ناصر حاجی رشید احمد حق نواز اعوان عبدالرحمٰن صدر الدین اور محمد رضوان بھی موجود تھے۔

کشمیر کا مسئلہ قادیانیوں کا پیدا کردہ ہے: مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی

کوٹلی (نمائندہ خصوصی) آزاد کشمیر میں قادیانیوں کی تبلیغی سرگرمیوں سے حالات تشویش ناک ہورہے ہیں اور مسلمانان کشمیر میں اندر ہی اندر لاوا پک رہا ہے قبل اس کے کہ وہ لاوا پھٹ پڑے اور قادیانیوں کے خلاف علماء کرام تحریک چلانے پر مجبور ہوجائیں آزاد کشمیر حکومت قادیانیوں کو آئین اور قانون کا پابند بنائے۔ان خیالات کا اظہار عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی ڈپٹی سیکریٹری مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے مقامی ہوٹل میں ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔انہوں نے کہا کہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے بھرپور تعاقب سے پاکستان میں قادیانیوں کی تبلیغی سرگرمیوں کو بریک لگ چکی ہے چناب نگر سمیت پاکستان بھر میں گزشتہ سال سینکڑوں قادیانیوں نے اسلام قبول کرنے کی سعادت حاصل کی ہے۔مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے کہا کہ قادیانیت کو ریورس گیر لگ چکا ہے اور دن دور نہیں کہ پوری دنیا میں قادیانیت کا نام و نشان مٹ جائے گا۔انہوں نے کہا کہ قادیانی امریکہ اور برطانیہ کے ایجنٹ اور نمک خواروں کا گروہ ہے ملت اسلامیہ پر جب بھی کوئی آفت یا مصیبت آئی ہے تو قادیانی اس پر خوشی کے شادیانے بجاتے ہیں۔شاہ فیصل شہید ہوں تو قادیانیت کے مرکز چناب نگر (ربوہ) میں گھی کے چراغ جلائے جاتے ہیں۔ جناب ذوالفقار علی بھٹو مرحوم تختہ دار پر لٹکائے جائیں یا جنرل ضیاء الحق مرحوم کا طیارہ کریش ہو تو قادیانی اسے اپنی حقانیت سے تعبیر کرتے ہیں۔مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے کہا کہ سینکڑوں قادیانی اسرائیل کی فوج میں موجود ہیں جو فلسطینیوں پر آگ برسا رہے ہیں۔انہوں نے کہا کہ کشمیر کا مسئلہ قادیانیوں کا پیدا کردہ ہے انڈیا کے لئے کشمیر میں داخل ہونے کا ایک ہی راستہ ہے جو گورداسپور سے ہوکر آتا ہے گورداسپور میں انچاس فیصد مسلم اور ایسے ہی انچاس فیصد غیر مسلم تھے۔اگر قادیانی غداری کرکے علیحدہ میمورنڈم پیش نہ کرتے تو کشمیر پاکستان کا حصہ ہوتا۔ قادیانیوں کا نظریہ یہ ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام سرینگر کشمیر میں مدفون ہیں لہٰذا کشمیر ماڈرن مسیحیوں (قادیانیوں) کو ملنا چاہئے۔انہوں نے کہا کہ قادیانی کوٹلی میں آئین کی خلاف ورزی کررہے ہیں ان کے خلاف امتناع قادیانیت آرڈی ننس ایکٹ کے تحت کارروائی کیا جائے۔ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹر ہسپتال کوٹلی میں قادیانیوں کا اخبار الفضل تقسیم کیا جاتا ہے اس پر پابندی عائد کرکے خلاف ورزی کرنے والوں کے خلاف آئین کی دفعہ ۲۹۸-سی کے تحت کارروائی کی جائے۔آزاد کشمیر ایک اسلامی ریاست ہے اسلامی ریاست میں خلاف اسلام سرگرمیوں اور ارتداد کی اجازت نہیں ہوتی لہٰذا کشمیر میں ارتداد کی شرعی سزا نافذ کی جائے۔قادیانی شعائر اسلام کو استعمال کررہے ہیں اس پر پابندی عائد کی جائے۔قادیانیوں کی عبادت گاہوں کی شکلیں مساجد کی ہیئت پر بنانے پر پابندی عائد کی جائے قادیانی عبادت گاہوں سے مینار و محراب ہٹائے جائیں۔پریس کانفرنس میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی ضلعی جماعت کے قیام کا اعلان کیا گیا اور حاجی محمد عارف مغل کو کنوینر اور مولانا مفتی خالد میر کو آزاد کشمیر کا مرکزی مبلغ مقرر کیا گیا۔انشاء اللہ جلد ہی کوٹلی میں تحریک ختم نبوت کا دفتر قائم کیا جائے گا۔اس پریس کانفرنس میں مولانا مفتی خالد میر حافظ عبدالرشید جمیل مغل حاجی محمد عارف مقصود احمد سمیت کئی احباب نے شرکت کی۔

عیسائیت کی تبلیغ کی روک تھام کیلئے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اسلام آباد کے وفد کی ڈپٹی کمشنر اسلام آباد سے ملاقات

اسلام آباد (نمائندہ خصوصی) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اسلام آباد کے مولانا غازی عبدالرشید مولانا ظہور احمد علوی مولانا عبدالکریم مولانا عبدالحکیم مولانا قاضی احسان احمد قاری عبدالوحید قاسمی پر مشتمل ایک وفد نے ڈپٹی کمشنر اسلام آباد سے ملاقات کی۔ اس دوران انہوں نے اسلام آباد میں عیسائیوں کی طرف سے لال کوارٹر گراؤنڈ میں شفائیہ کروسیڈ کے نام سے تبلیغی پروگرام کے انعقاد کے حوالے سے مسلمانوں میں پیدا ہونے والی شدید بے چینی سے حکام کو آگاہ کیا علماء کے وفد نے مطالبہ کیا کہ اس تبلیغی پروگرام کو فوراً بند کیا جائے اور عیسائیوں کو ان کی عبادت گاہوں تک محدود کیا جائے ورنہ حالات خراب ہوسکتے ہیں۔ڈی سی اسلام آباد اور انتظامیہ کے دیگر افسران نے علماء کو یقین دہانی کرائی کہ ان کو اوپن کسی طرح سے اجازت نہیں دی جائے گی۔علماء نے کہا کہ اگر ان کو اجازت دے دی گئی تو پھر دوسرے اقلیتی لوگ مثلاً قادیانی وغیرہ بھی اپنی سرگرمیاں اوپن شروع کردیں گے جس سے اسلام آباد اور پاکستان کے

باقی صفحہ 23پر

www.amtkn.com www.facebook.com/amtkn313 www.emaktaba.info

یوں عشق کی تکمیل مسلمان کریں گے

مرسلہ: محمد رفیق

یوں عشق کی تکمیل مسلمان کریں گے
اس جان دو عالمﷺ پر فدا جان کریں گے

یوں روح کی تسکین کا سامان کریں گے
ایماں کے لئے جان کو قربان کریں گے

وہ وقت بھی آجائے گا ارباب حکومت
غدار و وفادار میں پہچان کریں گے

انگریز کی ہر چال کا ''محمود'' ہے مہرہ
انگریز کے مہرے کو پریشان کریں گے

ہم اہل جنوں اور جھکیں موت کے آگے
ہم جب بھی مرے موت پر احسان کریں گے

کافر ہے جسے ختم نبوت کا ہو انکار
روکے گا ہمیں کون یہ اعلان کریں گے

واللہ وہ دن آئے گا خود اس کے پجاری
''ربوے'' کے صنم خانے کو ویران کریں گے

کیا آپ نے کبھی غور کیا؟

قادیانی

ہمارے نوجوانوں کو ورغلا
کر مُرتد بنا رہے ہیں
اس مقصد کے لئے
وہ کروڑوں روپے پانی کی طرح بہا رہے ہیں

جب آپ حق پر ہیں تو

آپ نے ناموسِ رسالت مآب ﷺ اور عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے کیا انتظام کیا؟
کیا یہ آپ کی ذمہ داری نہیں کہ قادیانیوں کی خطرناک سرگرمیوں کے بارے میں معلومات حاصل کریں؟
اگر ہے تو آج ہی ملتِ اسلامیہ کے بین الاقوامی ہفت روزہ

ہفت روزہ ختم نبوۃ

کا مطالعہ کیجئے

خوبصورت ٹائیٹل
کمپیوٹر کتابت
عمدہ طباعت

ہر جمعہ کو پابندی
سے شائع ہوتا ہے

ختم نبوۃ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کی بھرپور نمائندگی کرتا ہے اور مجلس کے پیغام کو دنیا کے کونے کونے میں پہنچاتا ہے، جس میں سیرتِ رسول آخرین، سیرتِ اصحابہؓ، دینی و اصلاحی مضامین شائع کیے جاتے ہیں مرزائیت کا بھی جدید انداز میں تجزیہ کیا جاتا ہے

محمد رسول اللہ

یہ ہفت روزہ امریکہ، برطانیہ، اسپین، ماریشس، جنوبی افریقہ، سعودی عرب، نائجیریا، قطر، بنگلہ دیش، آسٹریلیا اور دنیا کے کئی دیگر ملکوں میں جاتا ہے۔

تعاون کا ہاتھ بڑھائیے

خریدار بنیئے — بنائیے

اشتہارات دیجئے

مالی امداد فراہم کیجئے

اِنشاءاللہ اِس میں دُنیا و آخرت کا فائدہ ہے